ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
19
www.tanzeem.org
مسلسل اشاعت کا
32واں سال
تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام
تنظیم اسلامی کا ترجمان
25 شوال تا یکم ذوالقعدہ 1444ھ / 16 تا 22 مئی 2023ء

مطالبات منوانے کے لیے پُرامن مظاہرہ

یہ بات جان لیجیے کہ اپنے مطالبات منوانے کے لیے پُرامن طور پر طاقت کا مظاہرہ کرنا اب دنیا میں ہر ملک کے رہنے والوں کا تسلیم شدہ حق ہے۔ اگر سیاسی حقوق کے حصول اور بحالی کے لیے' مہنگائی کے خلاف یا کچھ دیگر قومی مسائل کے حل کے لیے مظاہرے کیے جاسکتے ہیں' پکٹنگ اور گھیراؤ کیا جاسکتا ہے تو دین نے جن کاموں کو منکرات قرار دیا ہے ان کے خلاف مظاہرے کیوں نہیں کیے جاسکتے؟ ان کو چیلنج کیوں نہیں کیا جاسکتا؟ لیکن یہ مظاہرے پُرامن ہوں گے۔ کہیں فساد نہیں ہوگا' کسی کو تکلیف نہیں ہوگی' قومی دولت کا کوئی ضیاع نہیں ہوگا۔ اس تنظیم کے وابستگان ساری تکلیفیں اپنے اوپر جھیلنے کے لیے تیار ہوں گے' ساری مصیبتیں خود برداشت کریں گے' اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں نکلیں گے۔ اگر حکومت وقت گولیاں چلائے گی تو اپنے سینے پیش کریں گے...... اگر یہ معاملہ ہو جائے اور یہ مرحلہ آجائے تو یہ بات جان لیجیے کہ آخر کب تک اس مسلمان ملک کی مسلمان پولیس ان پر لاٹھیاں برسائے گی اور مسلمان فوج کب تک گولیاں چلا کر ان نہتے مظاہرین کو مارے گی جو صرف اللہ کے لیے منکرات کے خلاف نکلے ہوں؟ پھر یہ فوج کتنوں کو مارے گی؟ یہ بات بھی اچھی طرح جان لیجیے کہ کوئی جابر سے جابر حکمران بھی ایک حد سے آگے نہیں جاسکتا۔

منہج انقلابِ نبویؐ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اس شمارے میں

اے اللہ ہم رحم فرما!
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں
قرآن وسنت کا باہمی تعلق (4)
6 مئی: مجاہدین بالاکوٹ کی شہادت کا دن
لادینی افکار
دعا مومن کا ہتھیار

الھدیٰ

ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1017

پیغمبر شاعر نہیں ہے

سُورۃُ الشُّعَرَاء | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیت : 224

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ؕ

آیت ۲۲۴ ﴿وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾﴾ ’’اور شعراء کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں۔‘‘

مشرکین مکہ میں سے کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ محمد (ﷺ) نے شاعری سیکھ لی ہے اور یہ کہ قرآن دراصل ان کا شاعرانہ کلام ہے۔ اس حوالے سے یہاں دراصل یہ بتانا مقصود ہے کہ شاعروں کے کردار کو تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو۔ تم خود سوچو کہ ایسے کردار کو ہمارے رسول (ﷺ) کے کردار سے کیا نسبت؟

اس آیت میں شعراء کے پیروکاروں کے بارے میں جو بنیادی اصول بتایا گیا ہے اس میں مجھے کوئی استثناء (exception) نظر نہیں آتا۔ اگرچہ علامہ اقبال کا معاملہ بہت سے اعتبارات سے مختلف ہے مگر ان کے پیروکاروں پر بھی قرآن کا یہ قانون سو فیصد منطبق ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو اس پہلو سے دیکھنا چاہیے کہ علامہ اقبالؒ کے حاشیہ نشینوں میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا سامنے نہیں آ سکا جس نے ان کے نظریات کی روشنی سے اپنی عملی زندگی کا کوئی گوشہ روشن کیا ہو اور اپنی شخصیت میں بندۂ مؤمن کے اس کردار کی کوئی رمق پیدا کرنے کی کوشش کی ہو جس کا نقشہ علامہ اقبالؒ نے اپنے کلام میں پیش کیا ہے۔ بلکہ علامہ اقبال تو خود اپنے بارے میں بھی اعتراف کرتے ہیں کہ محض گفتار کے غازی تھے: ؎

اقبالؔ بڑا اپدیشک ہے مَن باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا' کردار کا غازی بن نہ سکا!

اس حوالے سے سورۂ یٰسین کی آیت ۶۹ میں حضور ﷺ کے بارے میں بہت واضح طور پر فرما دیا گیا ہے: ﴿وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ﴾ ’’ہم نے آپؐ کو شعر کہنا سکھایا ہی نہیں اور یہ آپؐ کے شایانِ شان ہی نہیں۔‘‘

درس حدیث

آدابِ استغاثہ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)) (صحیح بخاری)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’میں بشر ہوں۔ تم اپنے جھگڑوں کے فیصلہ کے لیے میرے پاس آتے ہو۔ ہوسکتا ہے کہ تم میں سے بعض لوگ دوسرے فریق کے مقابلہ میں اپنی دلیل کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ دلائل سننے کے بعد میں ایک فریق کے حق میں فیصلہ کر دوں (تو اسے خدا سے ڈرنا چاہئے) اور ایک شخص کو دوسرے کے مال کا مالک بنا دوں تو وہ نہ لے۔ بے شک میں آگ سے ایک ٹکڑا کاٹ کر اسے دے رہا ہوں۔‘‘

تشریح: اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے سامنے دو آدمی وراثت کے معاملہ میں جھگڑ رہے تھے۔ ان کی تو تکار سن کر حضور ﷺ باہر تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ میں بشر ہوں ہر شخص کے دلائل سننے کے بعد ہی میں نے فیصلہ کرنا ہے اور وہ فیصلہ صرف دلائل کی بنا پر ہوگا۔ بعض لوگ دوسرے فریق کے مقابلہ میں اپنے دلائل کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں درآنحالیکہ وہ اپنے دعویٰ میں سچے نہیں ہوتے، تم خدا سے ڈرتے ہوئے اپنا مقدمہ پیش کرو۔ اگر میں نے کسی فصیح و بلیغ آدمی کے دلائل سے متاثر ہو کر اس کے حق میں فیصلہ دے دیا اور اسے ایک ایسی چیز کا ملک بنا دیا جس کا فی الواقع وہ مالک اور مستحق نہیں ہے تو اسے گمان نہ کرنا چاہئے کہ میرے اس فیصلہ سے حرام حلال ہو جائے گا۔ بہر حال جو شخص اپنی طلاقت لسانی کی وجہ سے اپنے حق میں فیصلہ کرا رہا ہے۔ وہ اچھی طرح یہ بات اپنے ذہن میں رکھے کہ اس نے آگ کا ایک ٹکڑا وصول کیا ہے یعنی اس مال حرام کی وجہ سے اسے قیامت کے دن آگ میں جانا پڑے گا۔

عدالت صرف اس بات کی مکلف ہے کہ وہ اپنی حد تک مقدمہ کے مواد، دلائل اور گواہوں کے بیانات کی روشنی میں فیصلہ کرے۔ عدالت میں جانے والے ہر شخص کو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، اس حقیقت کو فراموش نہ کرنا چاہئے کہ مرنے کے بعد اللہ کی بے لاگ عدالت میں بھی یہ مقدمہ زیر بحث آئے گا۔ طلاقتِ لسانی اور ذہانت کا کوئی حربہ وہاں کارگر نہ ہو سکے گا۔

ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

25 شوال تا یکم ذوالقعدہ 1444ھ جلد 32
16 تا 22 مئی 2023ء شمارہ 19

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دار الاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

ادا ریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ ہم پر رحم فرما!

ہمیں کسی اور زبان کا تو خاص علم نہیں البتہ اردو لغت پاکستان کی سیاسی اور معاشی دگرگوں حالت بیان کرنے سے قاصر نظر آتی ہے۔ قومی سطح پر جو اضطراب، اضطرار ہے اور ہیجانی و پریشانی اور بے یقینی کی کیفیت ہے اُس کا نقشہ ان الفاظ کے استعمال سے بھی پورے طور پر سامنے نہیں آتا۔ سرمایہ کاری رک چکی ہے، صنعتیں بند ہو رہی ہیں، روزگار کی پہلے ہی کوئی ایسی اچھی حالت نہ تھی۔ صنعتیں بند ہونے اور تجارتی مندی اور کساد بازاری سے بے روزگاری کا اژدھا منہ کھولے معصوم زندگیاں ہڑپ کر رہا ہے۔ کوئی باپ بے روزگاری اور معاشی تنگ دستی سے مجبور ہو کر حرام موت کو گلے لگا رہا ہے تو کوئی ماں بھوک سے بلکتے بچوں کو بے سہارا چھوڑ کر زمین کے پیٹ کو زمین کی پیٹھ پر ترجیح دے رہی ہے۔ کراچی جس کی رونقیں کبھی مشہور تھیں وہاں اگر کوئی ساعت ایسی گزر جائے کہ راہزنوں کی شہریوں سے چھینا جھپٹی نہ ہو تو یہ ایک خبر ہے۔ لاکھوں پاکستانی اپنا دیس چھوڑ کر دیارِ غیر جا چکے ہیں، لاکھوں رخت سفر باندھ رہے ہیں۔ گزشتہ سال تک ہم کہہ رہے تھے کہ کہیں ہمارا حال سری لنکا جیسا نہ ہو جائے، آج معاشی لحاظ سے ہم سری لنکا سے بھی کمتر سطح پر آ گئے ہیں۔

پاکستان میں اگرچہ موسم گرما ابھی زوروں پر نہیں ہے لیکن ہمارے زرمبادلہ کے ذخائر برف کی طرح پگھل رہے ہیں۔ سینکڑوں کنٹینرز بندرگاہوں پر آئے پڑے ہیں اور ہمارے پاس پیسے نہیں کہ اُنہیں چھڑا کر ملک کے اندر لائیں اور اپنے عوام کو ضروریاتِ زندگی فراہم کر سکیں۔ اگرچہ ہمارا روایتی کشکول پوری طرح حرکت میں ہے لیکن اوّل تو کوئی سخی اب اُس میں کچھ ڈالنے کو تیار نہیں اور ویسے بھی ہم اس بدترین صورتِ حال میں بھی اس کے سوراخ بند کرنے کو تیار نہیں۔ ڈالر جو خود دنیا بھر میں بے توقیری کا شکار ہے پاکستان میں اُس نے ٹرپل سنچری مکمل کر لی ہے، لیکن پھر بھی نایاب ہے۔ ڈالر آگے آگے بھاگ رہا ہے اور ہمارا امپورٹر گرتا پڑتا اُس کا تعاقب کر رہا ہے اور ذلیل و خوار ہو رہا ہے۔ ہمارے وزیر خارجہ بلاول بھٹو کئی ارب روپے کے مساوی زرمبادلہ یورپ خاص طور پر امریکہ کے اسفار میں لگا چکے ہیں لیکن نتیجہ صفر نہیں بلکہ مائنس میں ہے۔ کیونکہ اس حکومت کو شروع میں جو امریکہ اور یورپ کی حمایت حاصل تھی وہ بھی نہیں رہی۔ اُس کی وجہ حکومتی کارکردگی کی بُری طرح ناکامی اور کرپشن ہے۔

حکومتی جماعت کے اپنے انتہائی اہم رکن اور سابق وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی مفت آٹے کی تقسیم میں 20 ارب روپے کی کرپشن کی آواز لگا رہے ہیں، لیکن کسی انکوائری کی ضرورت نہیں۔ عجب اور حیران کن بات یہ ہے کہ ساری دنیا کا سیر سپاٹا کرنے والے وزیر خارجہ نے سوا سال میں ہمسایہ اسلامی برادر ملک افغانستان جس کے ساتھ ہمارے بہت سے مسائل جڑے ہوئے ہیں، وہاں جانے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ بلکہ وزیر مملکت حنا ربانی کھر کو وہاں بھیج کر افغان طالبان کی حکومت کو مزید ناراض کیا ہے جو امریکہ سے ضرورت سے زیادہ ہماری گہری وابستگی اور اُس کے ساتھ انٹیلی جنس شیئرنگ پر پہلے ہی ہم سے ناراض تھی۔ وزیر اعظم شہباز شریف کا معاملہ یہ ہے کہ وہ ملک کو اس حالت میں چھوڑ کر جبکہ معاشی ابتری

انتہاؤں کو چھو رہی ہے اور سیاسی عدم استحکام عروج پر ہے ماضی کے آقاؤں کی رسم تاج پوشی میں قیمتی زرمبادلہ خرچ کر کے پہنچے۔ جہاں سرکاری دورہ ہونے کے باوجود برطانیہ کی وزارتِ خارجہ کے ایک جونیئر آفیسر نے اُن کا استقبال کیا۔ کون ہماری عزت کرے گا جب ہم اپنی عزت کی نیلامی خود ہی کرتے رہیں گے۔ یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ بھارت نے اپنے وزیر کی سطح پر بھی اُس تقریب میں شرکت کرنا گوارا نہیں کیا بلکہ رسمی عہدہ پر فائز نائب صدر نے تقریب میں حصہ لیا۔

یہاں قارئین کرام کے یہ گوش گزار کرنا بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ بھارت کے وزیر خارجہ نے کچھ عرصہ پہلے برطانیہ کو بے نقط سنائی تھیں کہ انگریز ہندوستان میں حکومت کے دوران ہماری دولت لُوٹ کر برطانیہ لے گیا تھا اور ہمارا خطہ جو دنیا کا امیر ترین خطہ تھا اُسے دیوالیہ کر دیا تھا۔ انگریز کے ہندوستان آنے سے پہلے ہندوستان کو سونے کی چڑیا اور اناج گھر کہا جاتا تھا۔ بہرحال پاکستان ہنگامی صورتِ حال سے دوچار تھا اور وزیراعظم پانچ روز کے لیے لندن میں براجمان تھے۔ عوام جانیں اور اُن کی غربت و افلاس اور بے چارگی جانے ہمیں کیا تعلق ہم خود سونے کا چمچ لے کر تو پیدا نہیں ہوئے تھے لیکن ہمارے بچے دنیا بھر کی کرنسی منہ میں دبائے پیدا ہو رہے ہیں۔

جہاں تک اپوزیشن یعنی تحریک انصاف کا تعلق ہے جو ملک کی سب سے بڑی جماعت ہونے کی دعوے دار ہے اور عدل و انصاف، انسانی حقوق اور جمہوریت کے نعرے لگاتی ہے۔ خود کو دوسری سیاسی جماعتوں سے منفرد اور بلند اخلاقی کا دعویٰ کرتی ہے وہ بھی ایک آزمائش میں بُری طرح ناکام ہوئی ہے۔ چند روز پہلے چیئرمین تحریک انصاف عمران خان کو گرفتار کیا گیا تو اُس کے کارکنوں نے جو طوفانِ بدتمیزی برپا کیا اور سرکاری املاک کا جو حشر کیا وہ صرف اُن کی جماعت کے لیے ہی نہیں ہر پاکستانی کے لیے باعث شرمندگی اور خجالت تھا۔ لاہور کے کور کمانڈر ہاؤس میں داخل ہو گئے۔ وہاں توڑ پھوڑ کی اور یقیناً لوٹ کھسوٹ بھی کی گئی ہوگی۔ سڑکوں پر گزرتے ہوئے عام فوجی سپاہیوں پر پتھر پھینکے گئے۔ ذرائع آمدورفت میں رکاوٹ ڈال کر عوام کے لیے مصائب کھڑے کر دیئے۔ ریل گاڑیاں روکنے کی کوشش کی گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عمران خان کی اُس روز اسلام آباد ہائی کورٹ کے احاطہ سے گرفتاری اور اُن سے پولیس کی بدسلوکی کوئی اچھا طرزِ عمل نہیں تھا۔ گرفتاری کا عمل پہلے عام آدمی کے نگاہ میں مشکوک تھا، پھر عدالت عظمیٰ نے اُس کو غیر قانونی قرار دے کر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ لیکن تحریک انصاف سے سوال پوچھنا لازماً بنتا ہے کہ اس میں بے چارے عوام کا کیا قصور تھا کہ دو دن اُن کی زندگی عذاب بنی رہی اور اُن کے لیے روزمرہ زندگی کا تسلسل برقرار رکھنا ممکن نہ رہا۔ خدا جانے کتنی ایسی موٹر سائیکلیں نذرِ آتش ہوگئیں جو بے چارے غریب عوام نے خون پسینہ ایک کر کے بمشکل حاصل کی تھیں۔ اُس دیہاڑی دار کا کیا قصور تھا جس کے لیے آپ نے سڑکوں اور راستوں سے گزرنا عذاب بنا دیا اور وہ خالی ہاتھوں واپس گھر لوٹا۔ ذرا اپنے ضمیر کو ٹٹولیں اور جواب دیں کہ آپ نے انسانیت کی کیا خدمت کی۔ ریڈیو پاکستان کا یہ قصور تھا کہ وہ آپ کو خبریں پہنچا رہا تھا لیکن آپ نے اُس کی عمارت جلا دی۔ عمران خان کی گرفتاری کے ساتھ کسی ادارے کا تعلق تھا یا نہیں تھا، اُسے نقصان پہنچانے کا کیا جواز تھا۔ صوبہ KPK اس معاملے میں دوسرے صوبوں سے بازی لے گیا۔ وہاں اس طرح کی غیر اسلامی ہی نہیں غیر انسانی حرکت بھی کی گئی جس کا ذکر کر کے روح کانپ اُٹھے۔ ایک ایمبولینس کو روک کر مریض کو سڑک پر کھڑا کر دیا گیا اور ایمبولینس کو آگ لگا دی۔ اے انصاف کے دعوے دارو! بتاؤ کیا پھر بھی درندگی اور وحشیانہ پن کسی اور چیز کا نام ہے۔ حکومت کی بات چھوڑو، روزِ قیامت اللہ کو کیا جواب دو گے۔ یہ خلاف اسلام ہی نہیں خلاف انسانیت بھی ہے۔

افسوس صد افسوس! ہمارے ریاستی اداروں کا بھی حال اچھا نہیں، کوئی طاقت کا غلط استعمال کر رہا ہے اور کوئی انصاف کا خون کر رہا ہے۔ ریاستی ادارے سیاسی جماعتوں سے نسبت اور تعلق کے حوالے سے تقسیم ہو چکے ہیں اور سیاسی جماعتوں کا ریاستی اداروں سے اپنے مفاد کے حوالے سے تعلق ہے۔ اگر آج ایک ریاستی ادارہ اُن کے مفاد میں کام کر رہا ہے تو بہت اچھا ہے اور وہی ادارہ اگر دوسری جماعت کے اسی طرح کے مفاد کو دیکھے تو بہت بُرا۔ ذاتی اقتدار اور مفادات کے لیے مکمل طور پر خودغرض بلکہ اندھے ہو چکے ہیں۔ ایک جماعت اپنے ہی سرحدی محافظوں پر چڑھ دوڑی ہے۔ کیا ہم اتنا بھی نہیں سوچتے کہ انہیں کمزور کر کے ہم قومی سطح پر خودکشی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کبھی یہ جماعت فوج کے ساتھ ایک پیج پر تھی۔ دوسری جماعت جو اینٹی اسٹیبلشمنٹ ہونے پر فخر محسوس کرتی تھی، آج اُس کے کندھوں پر سوار ہو کر حکومت کر رہی ہے اور عدلیہ پر گولہ باری کر رہی ہے۔ ججوں کو اُن کے گھر جلانے کی دھمکی دے رہی ہے۔ وزیر مملکت خاتون ہو کر ججوں کو کہہ رہی ہے کہ ہم تمہیں گریبانوں سے پکڑ کر باہر گھسیٹ لائیں گے۔ وہ جو ایک ترانہ ہے ''ہم زندہ قوم ہیں'' کیا ہم اس زندگی سے اُکتا تو نہیں گئے۔ کیا دنیا میں کہیں اور بھی علاقے کے کور کمانڈر کا گھر لوٹا گیا، کیا دنیا کی کسی اور حکومت کے وزیروں نے بھی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کا گھر جلانے اور گریبان سے پکڑ کر باہر گھسیٹ لانے کے بیانات دیئے ہیں؟ حالانکہ یہ وہی چیف جسٹس ہیں جنہوں نے عمران خان کو آدھی رات کو فارغ کیا تھا۔ ہماری عدلیہ نے یہ بھی عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے کہ اپنا فیصلہ ویب سائٹ پر چڑھا کر عمران کی گرفتاری کے بعد اتار دیا اور کہا گیا کہ نئے فیصلے کے لیے نیا بینچ بنے گا۔ یہ کچھ ہو تو پھر کیوں نہ کہیں ''ہم مردہ قوم ہیں''۔ کتنی عجیب بات ہے کہ ہم خود اپنے پر رحم نہیں کر رہے اور اللہ سے کہتے ہیں اے اللہ ہم پر رحم فرما۔ بہرحال یہ کہے بغیر چارہ بھی نہیں کہ اے اللہ ہم پر رحم فرما۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں

(سورۃ ابراہیم کی آیات 35 تا 41 کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کے 5 مئی 2023ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝﴾ (الذاریات) ''اور مَیں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر صرف اس لیے کہ وہ میری بندگی کریں۔''

عبادت کے مفہوم میں جو شے مطلوب ہے وہ تذلل ہے۔ یعنی جھک جانا، بچھ جانا۔ مراد یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کے سامنے جھک جائے، اُس کی بندگی اختیار کرلے، بندگی کا یہ تقاضا انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر ہے اور پوری زندگی کے لیے ہے۔ البتہ اس تذلل کی کیفیت کا بہت زیادہ اظہار اس وقت ہوتا ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ کی بہت جامع احادیث ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الدعاهو العبادة)) ''دعا عبادت ہے۔''

اور

((الدعامخ العبادة)) ''دعا عبادت کا مغز ہے۔''

دعا یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرتا ہے، اپنی کمزوری، محتاجی، بے بسی کا اللہ کے سامنے اظہار کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی شان کریمی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود دعائیں ہمیں سکھاتا ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ لفظ قل لاتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝﴾ (بنی اسرائیل) ''اور دعا کرتے رہو: اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسے کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔''

﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝﴾ (طٰہٰ) ''اور آپؐ یہ کہتے رہا کیجیے کہ اے میرے ربّ! میرے علم میں اضافہ فرما۔'' اور کبھی اللہ تعالیٰ دعائیہ کلمات عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الفاتحہ میں ہے:

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝﴾

یہ دعائیہ انداز خود اللہ تعالیٰ سکھا رہا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ پیغمبروں اور اپنے نیک بندوں کی دعائیں قرآن حکیم میں نقل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت آسیہؓ کی دعا بھی سورۃ التحریم کے آخر میں موجود ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾ (التحریم:11) ''اے میرے پروردگار! تو میرے لیے بنا دے اپنے پاس ایک گھر جنّت میں۔''

مرتب: ابو ابراہیم

بہر حال ان مختلف پیرایوں میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا مانگنا سکھایا ہے۔ قرآن مجید کے 13ویں پارے میں سورۃ ابراہیم کا چھٹا رکوع اس حوالے سے انتہائی اہم ہے جس میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر بھی ہے، دعا کے آداب بھی سکھائے گئے ہیں، عاجزی اور انکساری کا ذکر بھی آ رہا ہے، دعا کے اعتبار سے پیغمبرانہ طرزِ عمل بھی اللہ تعالیٰ نقل فرما رہا ہے، روحانی نعمتیں مانگنے کا تذکرہ بھی آ رہا ہے۔ اسی طرح مقصدِ زندگی بھی واضح ہو رہا ہے اور اپنی اولاد کے بارے میں فکر مند ہونے کے اعتبار سے یہ رہنمائی بھی آ رہی ہے کہ اگر اولاد کو سیٹل کرنا ہے تو کن مقاصد کے تحت سیٹل کرنا چاہیے۔ امیگریشن یا مائیگریشن ہمارے ہاں بھی بہت ہو رہی ہے۔ یقیناً لوگوں کے معاشی مسائل بھی ہیں جس کی وجہ سے پچھلے چند مہینوں کے اندر پاکستان سے دس لاکھ بندہ باہر چلا گیا۔ یہ مائیگریشن تو دنیوی مفادات کے زیر اثر ہوتی ہے۔ لیکن مذکورہ رکوع میں مہاجرت کے اعلیٰ ترین مقاصد کی بھی نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ بھی سکھایا جا رہا ہے کہ صرف اپنی ذات کی فکر کرنا کافی نہیں بلکہ اپنے گھر والوں اور تمام مسلمانوں کے بارے میں بھی فکر مند ہونا چاہیے اور یہ فکر مندی صرف دنیا کے لیے نہیں بلکہ اصل میں آخرت کے حوالے سے ہونی چاہیے۔ اسی طرح صرف اللہ سے ہی مانگنا، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، اللہ کی شکرگزاری کا راستہ اختیار کیے رکھنا وغیرہ یہ سارے پہلو ان آیات کے ذیل میں ان شاء اللہ ہمارے سامنے آئیں گے جن کا آج ہم مطالعہ کرنے جا رہے ہیں اور وہ مذکورہ رکوع کی آیات 35 تا 41 ہیں۔ فرمایا:

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا﴾ ''اور یاد کرو جب کہا ابراہیمؑ نے کہ اے میرے رب اس شہر (مکہ) کو بنا دے امن کی جگہ۔'' (ابراہیم:35)

پہلی دعا امن کے حوالے سے ہے۔ یہ دعائیں ہم اپنے شہر، اپنے ملک اور پورے عالم کے لیے بھی کر سکتے ہیں۔ امن کتنی بڑی نعمت ہے آج پوری دنیا اس کی ضرورت محسوس کر رہی ہے۔ امن ہوگا تو معاشی سرگرمی بھی ہوگی اور اللہ کی بندگی کے تقاضے پورے کرنے میں سہولت بھی ہوگی اور لوگ اپنی آخرت کے لیے بھی تیاری کر سکیں گے۔ یہ دعا مادی اور روحانی نعمتوں کے اعتبار سے بہت بڑی دعا ہے۔ آگے فرمایا:

﴿ وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ ﴾
''اور بچائے رکھ مجھے اور میری اولاد کو اس سے کہ ہم بتوں کی پرستش کریں۔'' (ابراہیم:35)

چونکہ سورۃ ابراہیم مکی سورت ہے اور مکہ مکرمہ میں جو لوگ آباد تھے وہ اپنی نسبت ابراہیم علیہ السلام کی طرف کرتے تھے مگر بدقسمتی سے وہاں بت پرستی پھیل چکی تھی اور خانہ کعبہ میں 360 بت رکھے ہوئے۔ لہٰذا اس آیت میں اللہ تعالیٰ ان کو یاد کرا رہا ہے کہ تم ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہو، تم ان سے نسبت رکھنے کے دعوے دار ہو اور تم نے اللہ کے گھر کو بتوں کی گندگی سے بھر دیا ہے حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو موحد تھے اور توحید کی دعوت دینے والے تھے۔ یہ ہے پیغمبرانہ اخلاق۔ پیغمبر تو معصوم ہوتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی براہ راست نگرانی میں ہوتے ہیں، اس لیے وہ خطا سے پاک ہوتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ابراہیم علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ اے میرے رب! مجھے بھی بت پرستی سے بچائے رکھ اور میری اولاد کو بھی۔ یہ پیغمبر کی عاجزی ہے اور امت کے لیے تعلیم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تھے تو پڑھتے تھے:

((اللہ اکبر استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ!))

ہمارا تو خیال ہے کہ گناہوں پر استغفار کرنا چاہیے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد بھی استغفر اللہ کرتے تھے۔ اور پھر دعا کرتے تھے:

((اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک و حسن عبادتک)) ''اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی عمدہ عبادت کے لیے۔ تیری توفیق کے بغیر تیری بندگی ممکن نہیں۔''

بہرحال یہ پیغمبرانہ اخلاق ہیں جو ہماری تربیت کے لیے ان دعاؤں کی تعلیم کے نتیجے میں سامنے آ رہے ہیں۔ آگے فرمایا:

﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ ﴾
''اے میرے پروردگار! ان بتوں نے (پہلے بھی) بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔'' (ابراہیم:36)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں امتحان کے لیے بھیجا ہے۔ فرمایا:

﴿اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾ ﴾ (الدھر)
''اب چاہے تو وہ شکر گزار بن کر رہے چاہے ناشکرا ہو کر۔'' دونوں آپشنز دے دیے کہ چاہے تو شکر کا راستہ اختیار کرے، چاہے تو کفر کی طرف جائے۔ رب کو چھوڑ کر جو لوگ بتوں کی پرستش میں لگ جاتے ہیں تو وہ کفر اور ناشکری کا راستہ ہی اختیار کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے بتوں نے بہت سی قوموں کو گمراہی میں ڈالا اور وہ آخرت کے لحاظ سے نامراد ہو گئیں۔ یہ بڑی تباہی ہے جس سے بچنے کے لیے یہ دعا سکھائی جا رہی ہے۔ آگے فرمایا:

﴿ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ ﴾ ''تو جو کوئی میری پیروی کرے وہ تو بلاشبہ مجھ سے ہے'' (ابراہیم:36)

ان مشرکین مکہ کو سمجھایا جا رہا ہے کہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت جوڑتے ہو لیکن تمہاری حرکتیں یہ ہیں کہ 360 بت تم نے رکھے ہوئے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت تو صرف انہی کی ہے جو ان کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی بات اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنة)) ''جس نے میری سنت سے محبت کی بے شک اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔''

ہمیں کتنا شوق ہے کہ ہم جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس حوالے سے کتنے فکرمند تھے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غمزدہ دیکھا تو پوچھا کہ تمہاری یہ کیفیت کیوں ہے؟ انہوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بات رلاتی ہے کہ پتا نہیں چلتا کہ جنت ملے گی یا نہیں اور اگر اللہ

پریس ریلیز 12 مئی 2023ء

سیاست دان اور ریاستی ادارے قوم پر رحم کریں

شجاع الدین شیخ

سیاست دان اور ریاستی ادارے قوم پر رحم کریں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ پوری قوم اضطراب اور ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہے۔ لیکن قومی رہنما انا پرستی اور ضد کی بنا پر آنکھیں کھولنے کو تیار نہیں۔ مہنگائی سے قوم جسمانی کے علاوہ ذہنی مریض بنتی چلی جا رہی ہے اور سیاست دان ایک دوسرے کے خلاف کیچڑ اچھالنے کے سوا کچھ کرنے کو تیار نہیں۔ پاکستان اس وقت معاشی لحاظ سے ایشیا کا بدترین ملک بن چکا ہے۔ سیاسی عدم استحکام کسی صورت ختم ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ اپنے ہوش کے ناخن لینے کا مشورہ دے رہے ہیں اور بیگانے ہماری سلامتی کو تار تار کرنے کے لیے تاک میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ چیئرمین پی ٹی آئی کو اسلام آباد ہائی کورٹ کے احاطے سے گرفتار کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا گیا اُسے سپریم کورٹ غیر قانونی قرار دے چکی ہے۔ دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ کوئی شخص چاہے وہ ملک کی ایک بڑی جماعت کا لیڈر ہی کیوں نہ ہو قانون سے بالاتر نہیں ہوتا۔ ملک کے کسی شہری کی گرفتاری اگر حکومت، انتظامیہ یا دوسرے قانون نافذ کرنے والے ادارے کو مطلوب ہے تو آئین اور قانون کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ہونی چاہیے اور اُس شہری کا بھی فرض ہے کہ وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ مکمل تعاون کرے اور اپنا معاملہ عدالت کے سپرد کر دے۔ اُنہوں نے عمران خان کی گرفتاری پر پی ٹی آئی کے کارکنان کی طرف سے پُرتشدد احتجاج اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کے واقعات کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی تحریک کے رہنماؤں کی یہ بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے کارکنان کو نظم کا پابند بنائیں اور اُن کی ایسی تربیت کی جائے کہ وہ ہر حالت میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور تخریبی کارروائیوں سے گریز کریں۔ پھر یہ کہ ماضی کی طرح ایک جماعت پر حکمرانوں کا کریک ڈاؤن اور چادر اور چار دیواری کا پامال کرنا انتہائی تشویش ناک ہے جس کا کسی صورت ارتکاب نہیں ہونا چاہیے۔ اُنہوں نے کہا کہ اگرچہ ہر شہری کو ریاستی اداروں کا احترام کرنا چاہیے لیکن ریاستی اداروں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی آئینی اور قانونی حدود میں رہیں اور دوسروں کے کام میں مداخلت نہ کریں۔ اُنہوں نے کہا کہ حکومت، اپوزیشن اور مقتدر حلقوں کو سپریم کورٹ کی اس تلقین پر غور کرنا چاہیے کہ آئین کی پاسداری اور ملکی سلامتی کو یقینی بنانا سب کی ذمہ داری ہے اور فریقین مل بیٹھ کر سیاسی معاملات کا حل تلاش کریں۔ پی ٹی آئی اور پی ڈی ایم مذاکرات کو بحال کریں تا کہ آئین کے مطابق انتخابات کے لیے لائحہ عمل طے کیا جا سکے تا کہ ملک میں سیاسی انتشار ختم کیا جا سکے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

نے فضل فرمایا تو وہاں آپ ﷺ کا ساتھ ملے گا بھی یا نہیں کیونکہ آپ ﷺ تو مقام محمود پر ہوں گے اور ہم پتا نہیں کہاں ہوں گے۔ پتا نہیں ہمیں وہاں آپ ﷺ کا دیدار ملے گا یا نہیں۔ اس پر اللہ کی آیت کا نزول ہو:

﴿وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا ﴿۶۹﴾﴾ (النساء) ''اور جو کوئی اطاعت کرے گا اللہ کی اور رسولؐ کی تو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہیں معیت حاصل ہوگی اُن کی جن پر اللہ کا انعام ہوا' یعنی انبیاء کرام' صدیقین' شہداء اور صالحین۔ اور کیا ہی اچھے ہیں یہ لوگ رفاقت کے لیے۔''

صحابہ کرام ؓ کہتے ہیں کہ اس آیت کے نزول پر ہمیں جتنی خوشی ہوئی اس سے پہلے نہ ہوئی۔ شرط یہ آرہی ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت ہو اور اطاعت کا تقاضا فقط رمضان سے منسلک نہیں ہے یا جمعہ کی دو رکعت یا صرف پنج وقتہ نماز سے منسلک نہیں ہے بلکہ یہ پورا پیکج ہے۔

سورۃ البقرۃ میں فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً ۪﴾ (آیت: 208) ''اے اہل ایمان! اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے۔''

اطاعت پک اینڈ چوز کا معاملہ نہیں ہے کہ دل کیا تو کسی سنت کی پیروی کر لی، یا جس کو آسان سمجھا اس پر عمل کر لیا۔ ہرگز نہیں۔ مسواک سنت ہے، اس میں کوئی شک نہیں مگر کبھی اُحد کے میدان میں جا کر مسواک کرنا پڑے گی، بہترین خوشبو لگائیں کوئی حرج نہیں مگر کبھی طائف کی گلیوں میں جا کر خوشبو لگانا پڑے گی۔ یعنی اللہ کے دین کے لیے تکالیف بھی اُٹھانی پڑیں گی۔ نبی اکرم ﷺ کی کوئی ادا غیر اہم نہیں بلکہ ہر ادا قیمتی ہے۔ البتہ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ 23 برس کی مسلسل محنت کس مشن کے لیے ہے، اُس مشن کے لیے اپنی جان بھی کھپانی پڑے گی۔ آگے پیغمبر کی دعا میں ہمارے لیے تعلیم ہے کہ اللہ سے مانگنے کے آداب کیا ہیں۔ فرمایا:

﴿وَمَنۡ عَصَانِیۡ فَاِنَّکَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۶﴾﴾ ''اور جو میری نافرمانی کرے تو بلاشبہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔'' (ابراہیم:36)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس بات میں شفاعت کا ایک لطیف انداز ہے۔ یہ ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام بھی سکھاتے ہیں اور یہ روح اللہ عیسیٰ علیہ السلام کا ایک انداز قیامت کے دن ہوگا اور پھر یہ انداز امام الانبیاء محمد مصطفی ﷺ نے زمین پر بھی اختیار کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس حوالے سے قرآن میں مکالمہ نقل ہوا ہے۔ سورۃ المائدہ کے آخر میں فرمایا:

﴿اِنۡ تُعَذِّبۡہُمۡ فَاِنَّہُمۡ عِبَادُکَ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَہُمۡ فَاِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۱۸﴾﴾ ''اب اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں۔ اور اگر تُو انہیں بخش دے تو تو زبردست ہے' حکمت والا ہے۔''

تیرے اختیار کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا، ٹال نہیں سکتا اور پھر تو حکیم ہے تیرا کوئی فیصلہ حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اے اللہ! اگر تو سب کو معاف کرنے کا فیصلہ کرلے تو تیرا پورا اختیار بھی ہے اور تیرا یہ فیصلہ حکمت سے خالی نہیں ہے۔ پیغمبر ہمیں مانگنا سکھا رہے ہیں۔ مسند احمد کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تہجد کی نماز میں یہ آیت پوری رات تلاوت کی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو امت کا خیال تھا۔ ہم تو خیر چار مرتبہ ہی پڑھ کر تھک جائیں گے لیکن وہ رحمۃ للعالمین ﷺ ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲۸﴾﴾ (التوبۃ) ''بہت بھاری گزرتی ہے آپؐ پر تمہاری تکلیف' تمہارے حق میں آپؐ (بھلائی کے) بہت حریص ہیں' اہل ایمان کے لیے شفیق بھی ہیں' رحیم بھی۔''

سورۃ ابراہیم میں آگے فرمایا:

﴿رَبَّنَاۤ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ﴾ ''اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد (کی ایک شاخ) کو آباد کر دیا ہے اس بے آب و گیاہ وادی میں تیرے محترم گھر کے پاس' اے ہمارے پروردگار! تاکہ یہ نماز قائم کریں' تو تُو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے''

ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی امتحانات سے گزری۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّہُنَّ ؕ﴾ (البقرۃ: 124) ''اور ذرا یاد کرو جب ابراہیم کو آزمایا اُس کے ربّ نے بہت سی باتوں میں تو اُس نے ان سب کو پورا کر دکھایا۔''

یہ امتحان لینے والا رب ان کو یہ سرٹیفکیٹ دے رہا ہے۔ انہی امتحانات میں ایک یہ بھی تھا کہ انہوں نے اپنے دودھ پیتے بچے (حضرت اسمٰعیل علیہ السلام) کو اس کی ماں (بی بی حاجرہ ؓ) کے ساتھ مکہ کی بے آباد زمین میں چھوڑ دیا۔ بی بی حاجرہ ؓ کا آخری ایک سوال یہ تھا کہ کیا یہ اللہ کا حکم ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ بی بی حاجرہ ؓ نے کہا: پھر آپؑ بے فکر ہو کر واپس چلے جائیں اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ یہ حضرت ہاجرہ ؓ کا اللہ پر توکل تھا۔ پھر صفا و مروہ کے درمیان پانی کی تلاش میں دوڑنا اور اللہ تعالیٰ کا آبِ زم زم عطا کرنا، یہ مشہور واقعات ہیں۔ بہرحال اس سارے واقعہ سے تعلیم یہ ملتی ہے کہ اللہ کی فرمانبرداری میں زندگی گزارو، گھر بار چھوڑنا پڑے تو اللہ کی رضا اور اللہ کے دین کے لیے چھوڑ دو۔

دوسری بات یہاں یہ معلوم ہوئی کہ خانہ کعبہ پہلے سے مکہ میں موجود تھا۔ روایت کے مطابق اس کی تعمیر سب سے پہلے آدم علیہ السلام نے کی تھی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی دوبارہ تعمیر کی۔ آپؑ نے جو دعا کی تھی کہ اے اللہ! اس فیملی کو تیرے حکم پر یہاں آباد کر رہا ہوں تاکہ تیرا یہ گھر دوبارہ آباد ہو، یہاں تیرا ذکر ہو، تیرا نام لیا جائے اور دنیا جہاں سے لوگ یہاں پر آئیں۔ آج کروڑوں مسلمانوں کے دل اس مقدس مقام کی طرف مائل ہیں۔ یعنی اس ہجرت کا اصل مقصد روحانی تھا باقی سب باتیں اس مقصد کے تابع تھیں۔ اسی لیے اس کے بعد آپؑ نے دنیوی نعمتوں کے لیے دعا کی۔ فرمایا:

﴿وَارۡزُقۡہُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۳۷﴾﴾ (ابراہیم) ''اور ان کو رزق عطا کر پھلوں سے' تاکہ وہ شکر ادا کریں۔''

ثمرات کا لفظ پھلوں کے لیے بھی آتا ہے، کھانے پینے کی چیزوں کے لیے بھی آتا ہے، پیداوار کے لیے بھی آتا ہے اور محنتوں کے نتائج کے لیے بھی آتا ہے۔ یہاں پر مادی اعتبار سے جو کھانے پینے کی چیزیں ہیں ان کی طرف اشارہ ہے۔ آج بھی مکہ مکرمہ کے پہاڑوں میں اُگتا کچھ بھی نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی کون سی نعمت ہے جو وہاں عطا نہیں کر رکھی۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان رب کا شکر ادا کریں۔ نماز پڑھنا بھی شکر ہے، اللہ کے دین کے قیام کے لیے

جدوجہد کرنا بھی شکر کا تقاضا ہے۔ لیکن آج مسلمان یہ تقاضا بھول چکے ہیں۔ آگے عرض کرتے ہیں:

﴿رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِیۡ وَمَا نُعۡلِنُ ؕ﴾

’’اے ہمارے پروردگار! تو خوب جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں۔‘‘

بیوی اور اولاد سے فطری محبت ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے جناب ابراہیمؓ کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ کی آنکھ میں آنسو تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹا تیری جدائی پر دل غمگین ہے، آنکھ آنسو بہاتی ہے مگر زبان پر وہی ہوگا جس سے اللہ راضی ہو جائے۔ یعنی دل کے جذبات تو اللہ جانتا ہے مگر زبان سے شکوہ نہیں کرنا۔ اسی طرح ابراہیم علیہ السلام دودھ پیتے بچے اور بیوی کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ ان کے دل کے جذبات بھی تھے مگر ان کا ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ اسباب پیدا کر دے گا اور ان کی حفاظت فرمائے گا۔ یہ غیب اور ظاہر کی تقسیم ہمارے اعتبار سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی شے غیب یا پوشیدہ نہیں ہے۔ آگے فرمایا:

﴿وَمَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾﴾ ’’اور اللہ پر تو کوئی شے مخفی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں۔‘‘

﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ وَہَبَ لِیۡ عَلَی الۡکِبَرِ اِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ ؕ﴾ ’’کُل شکر اور کل ثنا اُس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے عطا فرمائے باوجود بڑھاپے کے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ (جیسے بیٹے)۔‘‘

ابراہیم علیہ السلام جب کم و بیش 87 برس کے ہوئے تب برسوں کی دعاؤں کے بعد اسمٰعیل علیہ السلام عطا ہوئے۔

آگے فرمایا:

﴿اِنَّ رَبِّیۡ لَسَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾﴾ ’’یقیناً میرا پروردگار دعاؤں کا سننے والا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ دعا مانگنے کا حکم بھی دیتا ہے، دعا کے آداب بھی سکھاتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ دعا کی قبولیت کا یقین بھی رکھو اور دعا کی قبولیت کا اقرار بھی کرو۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ٭ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾﴾ ’’اے میرے پروردگار! مجھے بنا دے نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد میں سے بھی، اے ہمارے پروردگار! میری اس دعا کو قبول فرما۔‘‘

پیغمبر سے بڑھ کر کون اللہ کی بندگی کرنے والا ہوگا لیکن وہ بھی دعا کر رہے ہیں کہ مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی۔ یعنی نماز اس قدر اہم ہے۔ آج بچوں کے سکولز کے رزلٹس کی ہمیں کتنی فکر ہے لیکن ان کی نمازیں ضائع ہو رہی ہیں کیا ہمیں فکر ہے۔ انگلش انگریز کے لہجے میں نہیں بول پا رہے تو پریشانی ہے لیکن اللہ کا کلام گھر میں بند پڑا ہے، کیا اس پر پریشانی ہے؟ حالانکہ ایک مسلمان کے لیے فکرمندی کی بات کیا ہونی چاہیے اللہ کے پیغمبروں کی ان دعاؤں میں ہمیں تعلیم دی جا رہی ہے۔ آگے فرمایا:

﴿رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾﴾ (ابراہیم) ’’اے ہمارے پروردگار! مجھے، میرے والدین اور تمام مؤمنین کو بخش دے، جس دن حساب قائم ہو۔‘‘

ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ایک جامع دعا ہے جس میں اپنے لیے بھی دنیا و آخرت کی بھلائی مانگی گئی، اپنی اولاد کے لیے بھی اور پھر اپنے والدین کے لیے بھی اور اس میں آخرت کی فکرمندی بھی آ گئی۔ آج بعض یونیورسٹیز میں جانے کا موقع ملا تو وہاں کے طلبہ نے کہا کہ آج ہمیں احساس ہوا کہ ماں باپ کے لیے دعا بھی کرنی ہوتی ہے۔ اب تو بڑے شہروں میں اولڈ ہاؤسز بہت بڑھ رہے ہیں۔ جو اولاد والدین کو گھر سے دھکے دے کر نکال رہی ہے ایسی اولاد سے کم ہی توقع ہے کہ وہ ماں باپ کے لیے دعا بھی کرتی ہوگی۔ اس میں ماں باپ کا بھی قصور ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد کی تربیت ان خطوط پر نہیں کی جن کی تعلیم پیغمبروں نے دی تھی۔ اللہ ہمیں ان نعمتوں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن کی تعلیمات پر غور و فکر کرنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

۞ ۞ ۞

گوشۂ انسدادِ سود

لائحہ عمل

حکومت کے لیے لائحہ عمل:

(الف) فوری عملی اقدامات:

4۔ سرکاری ملازمین کو مکان، کار یا موٹر سائیکل خریدنے کے لیے دیے جانے والے قرضوں پر سے سود لینے اور پراویڈینٹ فنڈ (GPF) پر سود دینے کو فوراً ساقط کر دیا جائے۔

5۔ بین الاقوامی سودی قرضوں کی ایڈجسٹمنٹ کے لیے Debt- Equity Swap کا طریقہ کار اختیار کیا جا سکتا ہے (اس طریقے میں غیر ملکی حکومتوں / اداروں کو اس بات کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے واجب الوصول قرضوں کے عوض ملک کے اندر حقیقی سرمایہ کاری کریں جس کے لیے حکومت انہیں لوکل کرنسی میں رقم مہیا کرنے اور ان کے منافع کی ادائیگی زرمبادلہ کی صورت میں کرنے کی ضمانت دیتی ہے)۔ اس کے لیے Latin American ممالک کا تجربہ مفید ہوگا۔

بحوالہ ’’سود: حرمت، خباثتیں، اشکالات‘‘، از حافظ انجینئر نوید احمدؒ

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 384 دن گزر چکے!

قرآن اور سُنّت کا باہمی تعلق (4)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

یہ مضمون بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے انجمن کے سالانہ اجلاس منعقدہ 1984ء کے موقع پر صدارتی خطاب کا خلاصہ ہے۔ خصوصی اہمیت کے پیش نظر اس کو قارئین ندائے خلافت کے لیے شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

اسلامی قوانین کے مآخذ

اصولی بات یہ ہے کہ جہاں ہمارے قانون کا اوّلین منبع اور ماخذ (source) قرآن مجید ہے وہاں اس کا دوسرا ماخذ سُنّتِ رسولؐ ہے جو اپنے طور پر خود مختار (independent) ہے۔ تیسرے نمبر پر خود رسول اللہ ﷺ کے قول کے مطابق سُنّتِ خلفاء راشدین مہدیین ہے۔

ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہماری تاریخ کُل کی کُل تاریک نہیں ہے۔ یہ بہت روشن رہی ہے۔ پچھلی تین چار صدیاں اگر تاریکی میں گزری ہیں تو اس کے معنی یہ نہیں کہ ہم شرم اور خجالت سے اپنے سر جھکا لیں کہ شاید ہماری پوری تاریخ بالکل تاریک ہے۔ قرآن اور سُنّتِ رسولؐ نے جو روشنی دی تھی' خلافتِ راشدہ کا ایک عظیم نظام اُس پر چلا۔ اس کے بعد دورِ اُموی اور دورِ بنو عباس میں یہ تو ضرور ہوا کہ حکومت کی اعلیٰ ترین سطح پر دستوری نظام بدل گیا' لیکن تہذیبی روایات کا ارتقا اور ان کا تسلسل جاری رہا۔ ان اَدوار میں ہمارے جو ائمہ دین اور محدثین گزرے ہیں ان میں سے ایک ایک چاند ستاروں کی مانند ہے۔ ہماری تاریخ کے ان افراد کی خدمات' ان کا علمی مقام و مرتبہ اور اس پر مستزاد ان کا تدین' تقویٰ' احتیاط اور للّٰہیت کا جو معیار ہمیں ملتا ہے' ہماری تاریخ ان چیزوں سے بنی ہے۔

سُنّتِ خلفاء راشدین کے بعد اہل سُنّت کے چاروں ائمہ کا اگر کسی بات پر اجماع ہو گیا' وہ کسی چیز پر متفق ہو گئے تو یہ خود اپنی جگہ پر ایک دلیل ہے۔ درحقیقت دلیل یہ نہیں ہے کہ یہ ائمہ اربعہ کا موقف ہے' بلکہ یہ درحقیقت اُس تعامل کا مظہر ہے جو پیچھے سے چلا آ رہا تھا۔ دورِ نبوت میں جو کچھ روایات بنی تھیں یہ درحقیقت اسی کا مظہر ہے۔ کیا ہم امام ابوحنیفہ' امام شافعی' امام مالک اور امام احمد بن حنبل ؒ کے بارے میں یہ گمان کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے پاس سے کوئی چیز گھڑ کر لائے ہوں گے؟ کیا ہم ان کے بارے میں ایسا سوچ سکتے ہیں؟ معلوم یہ ہوا کہ اگر ائمہ اربعہ کا کسی بات پر اجماع ہے تو وہ بے دلیل نہیں ہے' خواہ اس کے بارے میں کوئی نص پیش نہ کی جا سکے۔

ایک بات بڑی سادہ سی ہے۔ بسا اوقات ایک سچی حقیقت بھی عدالت میں جا کر ثابت نہیں ہوتی۔ اس کے یہ معنی تو نہیں کہ وہ سچی حقیقت جھوٹی ہو گئی۔ نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ: لوگو! کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک قطعہ زمین کے متعلق تم میں سے دو افراد کا جھگڑا ہوتا ہے اور وہ میرے پاس آتے ہیں' ان میں سے ایک زیادہ چرب زبان ہے اور وہ اپنی بات کو ثابت کر دیتا ہے اور میں اس کے حق میں فیصلہ دے دیتا ہوں' لیکن جان لو کہ اگر کوئی مجھ سے غلط فیصلہ لے گیا تو وہ آگ کا ٹکڑا لے کر گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی شے کا صحیح ہونا اور ہے جبکہ اس کا ثابت ہو جانا اور ہے۔ ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ قاضی شریحؒ نے اگر حضرت علی ؓ کا دعویٰ خارج کر دیا تھا تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علیؓ کو جھوٹا کہا گیا؟ قاضی کا موقف یہ تھا کہ جناب آپ کا دعویٰ بالکل سچا ہو گا مگر میری مجبوری یہ ہے کہ مجھے دو گواہ چاہئیں اور گواہی میں بیٹا اور غلام پیش نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اگرچہ حضرت علیؓ کے گواہ آپ کے بیٹے حضرت حسنؓ اور آپؓ کے غلام تھے' لیکن ان کی گواہی قبول نہ کی گئی اور زرہ یہودی کو دے دی گئی کہ اس پر آپؓ کا دعویٰ ثابت نہیں ہوا۔ اس پر وہ یہودی ایمان لے آیا اور زرہ بھی واپس کی کہ حضرت علی ؓ کا دعویٰ صحیح تھا۔ بہرحال یہ ضروری نہیں کہ ہر صحیح بات ثابت بھی ہو جائے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی حدیث امام بخاریؒ یا امام مسلمؒ کے جرح و تعدیل کے معیار پر پوری نہ اترے' لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ وہ حدیث غلط ہے اور موضوع ہے۔ ایسے بہت سے موتی ہو سکتے ہیں جو ہمارے پاس اُن احادیث میں موجود ہوں جو ان بڑے بڑے ائمہ کے جرح و تعدیل کے معیار پر پوری نہیں اترتیں اور انہوں نے انہیں قبول نہیں کیا۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ اگر ہمارے معاشرے میں دورِ خلافتِ راشدہ میں کسی بات پر عمل ہوا تو یقیناً وہ بات صرف ایک حدیث کے بل پر نہیں تھی' دوسرے بہت سے عوامل ہوں گے جن کی وجہ سے دورِ خلافتِ راشدہ میں اس پر عمل ہوا۔ چنانچہ اگر ائمہ اربعہ اس کے بعد کسی بات پر متفق ہو رہے ہیں تو یقیناً وہ کسی دلیل پر متفق ہوئے ہوں گے' خواہ کوئی حدیث صحیح اس سلسلے میں پیش نہ کی جا سکے۔ اس لیے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ائمہ اربعہ کا اجماع از خود ایک دلیل بن جاتا ہے۔ آپ حضرات اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

ہمارے ہاں دیت اور قانونِ شہادت وغیرہ پر جو بحثیں چھڑ گئی ہیں' اس ضمن میں میرا اپنا ذاتی تجزیہ یہ ہے کہ اصل میں دو چیزیں بالکل جدا ہیں' انہیں آپس میں گڈمڈ نہیں کرنا چاہیے۔ ایک یہ کہ کسی انسان میں انفرادی طور پر یا کسی قوم میں اجتماعی سطح پر ایک ارادہ (will) پیدا ہو جانا کہ ہمیں مسلمان جینا ہے اور مسلمان مرنا ہے۔ دوسرے اس کو یہ بتانا کہ اسلام کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ ان دونوں کو گڈمڈ نہ کیجیے۔ جب تک وہ ارادہ ہی نہیں ہے تو ان بحثوں میں پڑنے کا فائدہ؟ ایک آدمی کے اندر ابھی وہ ارادہ ہی پیدا نہیں ہوا کہ وہ اللہ کے حکموں پر چلے اور آپ اسے اللہ کا حکم بتا رہے ہیں۔ ابھی اس کے دل میں وہ جذبہ ہی نہیں اُبھرا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سُنّت کا اتباع کرے اور آپ اسے سُنّتِ رسولؐ پر لیکچر دے رہے ہیں۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ پہلے اجتماعی اور قومی سطح پر وہ ارادہ پیدا کریں۔ جب تک ایسا نہیں ہوتا' یہ بحثیں چھیڑ دینا بالکل بے کار ہے۔ اس سے لوگوں میں کنفیوژن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ انقلابی طریقہ کار کے ذریعے سے پہلے ارادہ پیدا کرنا ہو گا' اور وہ ہو گا قرآن کی حکمت اور فلسفے سے' قرآن کی ہدایت اور روشنی کو عام کرنے سے۔ پھر اس ارادے کا انقلابی انداز میں ظہور ہو گا اور وہ اپنے آپ کو ثابت کرے گا کہ اس ملک میں رہنے والوں کے اندر اب یہ عزم پیدا ہو چکا ہے کہ وہ مسلمان جینا چاہتے ہیں اور مسلمان مرنا چاہتے ہیں۔ پھر یہ سارے معاملات کھلتے چلے جائیں گے۔

اصلاحی صاحب کے موقف سے اعلانِ براءت

مولانا امین احسن اصلاحی صاحب کے ساتھ میرا

ایک تعلق بہت طویل عرصے تک رہا ہے کہ میں ہی ان کا spokesman اور پبلشر رہا ہوں۔ میں نے ان کا پرچہ (میثاق) بھی شائع کیا اور تفسیر تدبرِ قرآن بھی، پھر لاہور میں اجتماعات بھی منعقد کروائے۔ اس کے بعد اب ان کی طرف سے حدِ رجم کے بارے میں جو موقف سامنے آیا ہے تو اس سے اسی زور شور سے اعلانِ براءت بھی کرنا ضروری ہے۔ ان کے فکر میں پہلے بھی بعض چیزیں ایسی آتی رہی تھیں کہ جن پر ہم چونکتے رہے۔ مثلاً سورۂ بنی اسرائیل کی تفسیر کرتے ہوئے معراج کو انہوں نے کچھ دبے لفظوں میں خواب کی شکل میں پیش کیا کہ یہ ایک ''رؤیا'' تھا۔ اس کے بارے میں ہم نے کہا کہ یہ موقف درست نہیں ہے، لیکن اس کا معاملہ ہمارے عقائد کے ساتھ ہے، عمل سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ پھر یہ کہ اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ اقوال ہمیں اسلاف میں بھی مل جاتے ہیں، جس طرح کہ رؤیت باری تعالیٰ میں اختلاف ہے کہ معراج میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں! یہ اختلاف صحابہ کرام ؓ سے چلا آ رہا ہے۔ ایک طرف حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نہیں دیکھا، دوسری طرف حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ دیکھا ہے۔ تو اس میں گنجائش پیدا ہو جاتی ہے کہ کوئی شخص کوئی بات کہے، لیکن دین کے عملی پہلو کا معاملہ بہت ہی نازک اور پیچیدہ ہے۔ اس میں اہلِ ایمان کے راستے سے ہٹ کر کوئی دوسرا راستہ نکالا جائے گا تو وہ قابلِ قبول نہ ہوگا۔ اس کے بارے میں میں نے آغاز میں آیت پیش کی ہے:

﴿وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَـهُ الۡهُدٰى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَـنَّمَ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا ۝۱۱۵﴾ (النساء) ''اور جو کوئی مخالفت کرے رسولؐ کی اس کے بعد کہ اُس پر کھل چکی سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستے کے خلاف تو ہم حوالہ کریں گے اُس کو اسی طرف جو اُس نے اختیار کی اور ڈالیں گے اس کو دوزخ میں، اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔''

اہلِ ایمان کا راستہ قرآن، سنتِ رسول ﷺ، سنتِ خلفائے راشدین مہدیین اور اس کے بعد ائمہ اربعہ کے اجماع سے بنا ہے۔ اہلِ سنت کا راستہ متذکرہ بالا مراحل سے ہو کر گزرا ہے اور وہ ایک شاہراہ ہے۔ اس کے لیے تو یوں کہا جائے گا: ''لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا'' یعنی اس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے۔ اب اس راستے سے ہٹ کر جو بات کہی جائے گی اس سے اعلانِ براءت پوری شدت کے ساتھ کرنا ہوگا۔

رجم کے معاملے میں مولانا اصلاحی نے جو رائے ظاہر کی اس سے پہلے کا بھی ایک واقعہ بیان کیے دیتا ہوں۔ مولانا کی تفسیر کی دوسری جلد ابھی صرف ''میثاق'' میں چھپی تھی، کتابی شکل میں نہیں آئی تھی کہ سورۃ النساء کی ایک آیت کی تاویل جو مولانا نے کی، اس پر بعض علماء کا اعتراض آیا۔ ان میں ایک ساہیوال کے مولانا برکات احمد خاں صاحب تھے، جو کوئی معروف عالم دین نہیں تھے۔ میں نے مولانا اصلاحی صاحب سے عرض کیا کہ ابھی یہ کتابی شکل میں نہیں چھپی، اس پر آپ نظر ثانی کر لیجیے۔ مولانا نے فرمایا کہ اب میں ہر شخص کی بات پر تو غور نہیں کر سکتا، کوئی بڑا عالم دین اگر بات کرے گا تو جواب دوں گا۔ یہ معاملہ اصل میں سورۃ النساء کی آیت ۳ سے متعلق تھا: ﴿وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانْكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ۚ﴾ ''اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر نکاح کر لو دوسری عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں، دو دو تین تین اور چار چار سے۔'' اس آیت کے بارے میں اجماعی نقطہ نظر یہی ہے کہ اس سے مراد ہے کہ تم یتیم بچیوں سے نکاح کر کے اگر یہ سمجھتے ہو کہ ان کی طرف سے بولنے والا کوئی نہیں، ان کا کوئی بھائی یا باپ اُن کے حقوق کی نگہداشت کرنے والا موجود نہیں کہ ان کے حقوق اگر تلف کیے جا رہے ہوں تو کوئی ان کی طرف سے کھڑا ہو، تو پھر یتیم بچیوں سے نکاح نہ کرو بلکہ جو دوسری عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے دو دو، تین تین، چار چار تک شادیاں کر لو۔ لیکن مولانا نے رائے ظاہر کی کہ یہاں ''اُمّھات الیتٰمی'' مراد ہیں، یعنی یتیموں کی ماؤں سے شادیاں کر لو۔ یہ بات اجماع کے خلاف تھی۔ اُن دنوں مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے مولانا اصلاحی صاحب کے ساتھ کافی روابط تھے اور ''مجلس دعوت و اصلاح'' میں یہ حضرات شریک تھے۔ میں نے جب مفتی صاحبؒ سے یہ معاملہ عرض کیا تو انہوں نے کہا یہ تو واقعتاً بڑی گمراہی ہے۔ میں نے کہا کہ ابھی یہ بات کتابی شکل میں نہیں چھپی، اور اگر آپ مولانا کو قائل کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے گا اور ابھی سے غلطی کی اصلاح ہو جائے گی۔ میرے بہت کہنے کے باوجود انہوں نے مولانا سے کوئی خط و کتابت نہیں کی تو میں اپنی جگہ یہ سمجھ کر مطمئن ہو گیا کہ میں نے اپنا حق ادا کر دیا اور میں نے دوسری جلد شائع کر دی۔ وہ مسئلہ بھی خیر اتنا بڑا نہیں تھا۔ اصل میں اس کے ساتھ ہی مولانا نے یہ لکھ دیا تھا کہ جہاں تک تعدّدِ ازدواج (polygamy) کا تعلق ہے وہ ثابت ہے، اس میں کوئی اعتراض والی بات نہیں۔

اب یہ جو حدِ رجم کا مسئلہ سامنے آیا ہے یہ یقیناً ایسی بات ہے جس میں ہماری اُمت میں سے سوائے خوارج کے آج تک کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ شیعہ، سُنّی اور اہلِ ظاہر سب اس پر متفق ہیں۔ اہلِ سُنّت کے چاروں امام، شیعوں میں زیدیہ ہوں یا جعفریہ سب کے سب، اہلِ حدیث علماء، اہلِ ظاہر میں امام داؤد ظاہری، ان سب کا اجماع ہے کہ اسلام میں شادی شدہ زانی مرد اور شادی شدہ زانیہ عورت کے لیے حدِ رجم کی سزا ہے۔ جب مولانا اصلاحی نے اس کے خلاف رائے ظاہر کی اور ایک جلیل القدر صحابی کو جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے وہ توبہ کی ہے جو سارے مدینہ والوں پر تقسیم کر دی جائے تو ان کے لیے کافی ہو جائے گی (معاذ اللہ!) ''غنڈہ'' لکھا تو اب یہ بات ایسی تھی کہ جس سے شدّت کے ساتھ اعلانِ براءت کرنا مجھ پر لازم تھا۔ اس لیے کہ میں ہی اس کا پبلشر ہوں، اس تفسیر کو میں نے چھاپا ہے۔ یقیناً مولانا کا مقام اپنا ہے لیکن اس کو چھاپ کر متعارف کرانے میں میرا بھی حصہ ہے، لہٰذا میں نے اس سے اعلانِ براءت کیا اور کہا کہ میں کم از کم اس معاملے میں مولانا اصلاحی صاحب کو اب منکرینِ سُنّت کی صف میں سمجھتا ہوں۔ یہ ایک مُجمع علیہ شے ہے اور اس سے ہٹ جانا یقیناً بہت بڑی گمراہی ہے۔

پھر اصلاحی صاحب کے حلقے کے ایک نوجوان نے اس سے بھی آگے بڑھ کر چھلانگ لگانی شروع کی اور ایک غامدیہ خاتون جن کو رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا تھا، ان کے بارے میں کہنا شروع کیا کہ وہ چکلہ چلاتی تھیں۔ وہ خاتون تین دفعہ آپؐ کے پاس چل کر آئی کہ مجھے پاک کر دیجیے، جسے آنحضور ﷺ نے واپس لوٹا دیا۔ اس سے دریافت کیا کہ: کہیں تمہیں حمل تو نہیں؟ اس نے کہا حمل تو ہے! فرمایا: جاؤ اس ننھی جان کا کیا قصور ہے، جرم ہے تو تمہارا ہے، لہٰذا وضع حمل کے بعد آنا۔ وہ اللہ کی بندی پھر چلی آتی ہے کہ مجھے پاک کر دیجیے، میں آخرت کی سزا نہیں جھیلنا چاہتی، مجھے یہاں پر بڑی سے بڑی سزا منظور ہے۔ خطا کس سے نہیں ہو جاتی؟ لیکن خطا کے بعد توبہ کا یہ معاملہ کہ اللہ کی ایک بندی رجم کی سزا جھیلنے کو تیار ہے، اس کے بارے میں اس قسم کے الفاظ کہے جائیں!

❁ ❁ ❁

6 مئی: مجاہدین بالاکوٹ کی شہادت کا دن

نعیم اختر عدنان
ناظم نشر و اشاعت، حلقہ لاہور شرقی

ہائے وہ لوگ جو دیکھے بھی نہیں
یاد آئیں تو رُلا دیتے ہیں

دین اسلام اُسی وقت تک دین رہتا ہے جب تک وہ ریاست وحکومت کی سطح پر غالب وسربلند اور نافذ العمل ہو۔ اس کے برعکس جب اسلام کے پیروکار غلامی ومحکومی سے دو چار ہو جائیں تو دین اسلام بھی دنیا کے دیگر مذاہب کی طرح ایک مذہب کی شکل وصورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس ناپسندیدہ اور ناگفتہ بہ صورتِ حال کو تبدیل کرنے کے لیے دین اسلام اپنے ماننے والوں کو دعوت و جہاد پر مبنی منظم ایمانی تحریک اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہ امر مسلّم ہے کہ کوئی بھی اجتماعی کام 'اجتماعی نظم کے بغیر سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ اسی لیے قرآن و حدیث میں مسلمانوں کو جماعتی واجتماعی نظم کے ماتحت زندگی بسر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ اگر اسلام اور مسلمانوں کو کسی جگہ پر عملاً غلبہ و سربلندی حاصل ہو تو وہاں کے سربراہ ریاست کی اطاعت وفرمان برداری لازمی ہوتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے کہ ''اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور مسلمان حکمران کی اطاعت کرو۔'' لیکن اگر اسلامی ریاست واسلامی حکومت کا وجود نہ ہو تو پھر غلبۂ دین یا اقامت دین کے عظیم فریضہ کے حصول کے لیے دینی نظم کا قیام اور اُس نظم اجتماعی کے امیر کی شرعی امارت کے پرچم کے زیر سایہ ''دین کی دعوت و اقامت'' کا علم بلند کرنا ہر مسلمان کا دینی فرض بن جاتا ہے۔ اسی دینی فرض کو پھر فرضِ عین کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسلام میں اجتماعی نظم اور اجتماعی زندگی کی اہمیت کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبر ﷺ نے اپنے ایک فرمان عالی شان میں جن پانچ اُمور پر عمل کرنے کی خصوصی نصیحت فرمائی ہے۔ اُن میں سے اولین اور اہم ترین معاملہ ''اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ'' کا حکم دے کر نظم اجتماعی سے وابستہ و پیوستہ رہنے کی وصیت کی گئی ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ((من استطاع منكم ان لا ينامُ نوماً ولا يصبحُ صبحاً الا و عليه امام فليفعل)) ''اگر تم میں سے کوئی ایسا اہتمام کر سکے کہ وہ نہ سوئے اور نہ ہی صبح کرے۔ جب تک اس کا امام نہ ہو تو وہ ایسا کرے۔''

ایک اور ارشاد مبارک ہے: ''تین مسلمان بھی اگر سفر میں ہوں تو ایک کو امیر بنا لیا جائے۔'' اسی لیے اسلام میں جماعتی نظم اور امیر کے بغیر زندگی کو جاہلیت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ماضی کے برعظیم اور موجودہ ہندوستان کے مردم خیز خطہ ارضی رائے بریلی سے ایک مقدس اور مبارک تحریک کا آغاز 17 جنوری 1826ء عیسوی کی مبارک ساعتوں کو ہوا۔ یہ تحریک بعدازاں ''تحریک شہیدین'' کے نام سے مشہور ومعروف ہوئی۔ سید احمد شہیدؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ اور مولانا عبدالحیؒ کی قیادت و سیادت میں اس تحریک نے اپنے مقدس کام کا آغاز کیا۔ اس تحریک میں تزکیہ نفس یعنی جہاد اصغر کے ساتھ ساتھ جہاد اکبر یعنی جہاد وقتال کی سرگرمی بھی پوری آب وتاب کے ساتھ موجود تھی۔ مولانا ابوالحسن علی ندویؒ جو اسی عظیم خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنی کتاب ''جب ایمان کی بہار آئی'' میں لکھا ہے کہ ''سید صاحب نے جو مبارک جماعت تیار کی' اُس کی خصوصیات میں سب سے نمایاں اور لائق ذکر بات اِس تحریک کی جامعیت ہے۔ اس تحریک میں خدا سے محبت بھی ہے اور خدا کا خوف بھی ہے۔ محبت اور نفرت دونوں اللہ کے لیے ہے۔ زُہد وعبادت بھی اور دینی غیرت وحمیت اور اسلامی غیرت بھی، تلوار بھی اور قرآن بھی، عقل بھی اور جذبات بھی، گوشۂ مسجد میں تسبیح ومناجات بھی اور گھوڑے کی پیٹھ پر تکبیر مسلسل بھی...... یہ سب صفات وکمالات درحقیقت اُس صحیح دینی فہم اور اسلامی شعور کا کرشمہ تھا جو سید احمد شہیدؒ کی شخصیت کے زیر سایہ صحیح تربیت کے سبب مجاہدین میں پختہ اور راسخ ہو چکا اور زندگی کے سارے شعبوں پر حاوی تھا۔ یہ تحریک ایمان ویقین، جہاد وقتال کی بہترین تصویر اور اخلاص وللّٰہیت کا ایسا معیار اور دلکش نمونہ تھی۔ جس کا تقاضا اور مطلب ہر دور میں مطلوب اور شریعت اسلامی کا مقصود ہے۔ اس مقدس تحریک کے آغاز سے قبل کے حالات و واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا علی میاںؒ لکھتے ہیں کہ ''بہترین صلاحیتیں اور جوہر قابل موجود تھے مگر ضائع ہو رہے تھے، زندگی کا صحیح مقصد اور قوتوں وصلاحیتوں کا درست مصرف نہ ہونے کی وجہ سے شجاعت اور دلیری، حوصلہ مندی، غیرت وحمیت اور دوسری اعلیٰ صفات حقیر مقاصد میں صرف ہو رہی تھی اور جذبات نے غلط رُخ اختیار کر لیا تھا۔ افراد تھے مگر جماعت نہ تھی، اوراق تھے مگر کتاب نہ تھی، زندگی کی چول اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی تھی'' صفحہ (14,13) اس تحریک نے اپنے آغاز سفر کے طور پر حج بیت اللہ کے لیے چار سو نفوس کی تعداد کے ساتھ کلکتہ سے جدہ کا بحری سفر کیا۔ شعبان المعظم کے آخری حصہ میں یہ قافلہ حرم مکی پہنچا۔ رمضان المبارک کی برکتیں سمیٹیں۔ ایامِ حج میں عقبۂ اولیٰ کے مقام پر جہاں انصار کی پہلی جماعت نے حضور ﷺ سے بیعت کی تھی اور ہجرت کی بنیاد پڑی تھی۔ اسی مقام پر سید احمد شہیدؒ نے اپنے ساتھیوں سے جہاد کی بیعت لی۔ دوسرا رمضان المبارک بھی ادھر ہی رہے اور دوسرا حج بھی کیا اور یوں یہ قافلہ یکم رمضان المبارک 1233 ہجری بمطابق 30 اپریل 1820ء کو واپس ہوا۔ اپنے وطن رائے بریلی میں دعوتی واصلاحی سرگرمیاں شروع کرنے کے بعد کئی سال کی مدت گزرنے کے بعد 17 جنوری 1826ء کو مجاہدین کا یہ قافلہ اپنے وطن کو خیر آباد کہہ کر ماضی کے شمال مغربی سرحدی صوبہ اور موجودہ ''کے پی کے'' کے لیے گوالیار، راجپوتانہ، اجمیر، مارواڑ سندھ حیدرآباد، شکارپور، پیرکوٹ (پیر جو گوٹھ) بلوچستان میں واقع درّہ بولان سے شال موجودہ کوئٹہ سے قندھار، غزنی، کابل پہنچا۔ افغانستان میں اُس وقت درانی خاندان کی حکومت تھی۔ وہاں دو ماہ سے زائد عرصہ دعوتی و اصلاحی سرگرمیوں اور عمائدین سے ملاقاتوں میں گزرا۔ بعدازاں پشاور نوشہرہ پڑاؤ کیا۔ یہیں سے جہاد جیسے محبوب

عمل اور عبادت عظمیٰ کا آغاز کیا جو برسوں کی دعوت وتبلیغ اور جدوجہد کا حاصل اور اس پرمشقت سفر کا مقصد تھا۔ اکوڑہ خٹک جہاں اب دارالعلوم حقانیہ قائم ہے، اسی مقام سے راجہ رنجیت سنگھ کی حکومت کو ایک اعلان نامہ ارسال کیا گیا۔ اس اعلان نامہ میں اُسے اسلام کی دعوت قبول کرنے ، یا جزیہ دینے ، اطاعت قبول کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ بصورت دیگر جنگ کا سامنا کرنے کی بات کی گئی ہے۔ اس اعلان وفرمان میں یہ عبارت بھی تحریر کی گئی کہ ’’تم کو شراب سے اتنی محبت نہ ہوگی جتنی ہم کو شہادت سے ہے‘‘۔ دونوں فریقین نے جنگ کی تیاری کی۔ مجاہدین کا لشکر سات سو افراد پر مشتمل تھا جب کہ مقابل فوج کی تعداد سات ہزار نفوس تھی۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائید ونصرت سے مجاہدین کو فتح حاصل ہوئی۔ بعد ازاں حضرو اور دیگر مقامات پر معرکہ ہائے جہاد برپا ہوئے۔ یہاں مقامی خوانین اور سرداروں نے اس قافلہ کے ساتھ غداری و بے وفائی کا ارتکاب کیا اور بقول علی میاںؒ ’’ان کی زبانیں سید صاحب کے ساتھ تھیں اور دل دربار لاہور کے غلام تھے۔ یوں پشاور کے خوانین اور سردار سکھوں سے مل گئے۔ انہی میں ایک سردار یار محمد خان نے سید احمد شہید کے کھانے میں زہر ملا دیا بعد ازاں مجاہدین کی یہ جماعت سوات کے قریب پنجتار کے علاقے میں قیام پذیر ہوئی اور بینر سوات اور ہزارہ کا علاقہ دعوتی واصلاحی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ یہاں ایک سال کی مدت تک تحریک جہاد کے قافلہ کا قیام رہا۔ ’’اسلام کی چھاؤنی اور اصلاح و جہاد کا مرکز بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ چھوٹی سی پہاڑی مجاہدین اسلام کی بارونق چھاؤنی تھی جس کا کونہ کونہ مجاہدوں اور عابدوں سے آباد اور ذکر وتلاوت، جہاد ومجاہدوں، محبت واُخوت، خدمت وایثار سے گل وگلزار بن گئی تھی۔ جب ایمان کی بہار آئی تو یہاں کے لوگوں کی بڑی تعداد نے سید احمد شہیدؒ نے مجاہدین کے ساتھ کشمیر ہجرت کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر مقامی میر جعفروں اور میر صادقوں کی غداری کے سبب شکست خوردہ سکھ فوج دوبارہ منظم ہوئی اور بالاکوٹ کے مقام پر دریائے کنہار کے کنارے مجاہدین کا یہ قافلہ شہادت عظمیٰ کے منصب پر فائز ہوگیا۔ یہ واقعہ 6 مئی 1831ء کو پیش آیا ہے ’’خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک طینت را‘‘

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(27 تا 29 اپریل 2023ء)

جمعرات (27 اپریل) کو مرکزی اُسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (28 اپریل) کو قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ (29 اپریل) کو مرکزی اسرے کے خصوصی اجلاس میں شرکت کی۔

نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

خصوصی شمارہ

دعوت رجوع الی القرآن کا نقیب
علوم وحکمِ قرآنی کا ترجمان

سہ ماہی حکمت قرآن لاہور

بیاد: ڈاکٹر محمد رفیع الدین ـــ ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اس شمارے میں

☆ مرکزی انجمن خدام القرآن کا پچاسواں سالانہ اجلاس ـــ ادارہ
☆ مِلاکُ التأویل (۳۲) ـــ ابوجعفر احمد بن ابراہیم الغرناطی
☆ ایمان اور علم کے درمیان تعلق کا مسئلہ ـــ مکرم محمود
☆ تشریحِ دین کی اہلیت واستحقاق ـــ ڈاکٹر حافظ محمد رشید ارشد
☆ مباحثِ عقیدہ (۱۳) ـــ مؤمن محمود
☆ نیرنگیٔ سیاستِ دوراں ـــ ڈاکٹر ابصار احمد

مرکزی انجمن خدام القرآن کی 50 سالہ رپورٹ

افاداتِ حافظ احمد یارؒ ’’ترجمہ قرآن مجید مع صرفی ونحوی تشریح‘‘ اور محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا دورۂ ترجمہ قرآن بزبانِ انگریزی Message of The Quran تسلسل کے ساتھ شائع ہورہا ہے

☆ صفحات: 196 ☆ قیمت فی شمارہ: 250 روپے ☆ سالانہ زرتعاون: 500 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 042-35869501-3

لادینی افکار

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

گلوبل ویلیج بن جانے کا ایک فائدہ یا نقصان یہ ہے کہ ہر بات سانجھی ہوگئی۔ کوئی راز چھپا نہیں رہتا۔ ہر ملک کے مسائل سارے جہاں اور ہر کہ ومہ کی زبان پر ہوتے ہیں۔ اگرچہ ساری دنیا ہتھیلی پر ہے۔ موبائل کی اسکرین پلک جھپکتے میں شرق تا غرب کی ساری آبادیاں سامنے لاکھڑی کردیتی ہے۔ گپ شپ کے سارے مواقع ہمہ وقت فراواں ہیں۔ پھر بھی دنیا بھر میں تنہائی ایک بہت بڑا مسئلہ بن کر ابھر رہی ہے اور کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے۔ رپورٹ یہ ہے کہ امریکا میں لاکھوں لوگ عذابِ تنہائی کا شکار ہیں۔ تنہائی بھوک پیاس کی مانند ایک احساس ہے جس سے روح تڑخ تڑخ کر العطش، العطش (پیاس، پیاس) پکارتی اور محرمِ راز تلاش کرتی ہے۔ اس رپورٹ میں درج ہے کہ گزشتہ 60 سالوں کے دوران امریکا میں تنہا افراد والے گھر دوگنا بڑھ گئے ہیں۔ خصوصاً وہ لوگ جو عبادت گاہوں، خاندانوں، تنظیموں سے کٹے ہوئے ہیں، تنہائی انہیں نگل جاتی ہے۔ تنہائی کے مارے ممالک میں دس بڑے ممالک امریکا، برطانیہ، کینیڈا، روس، اٹلی، جاپان، سویڈن بھی شامل ہیں، اپنی تمام تر ترقی اور سہولتوں کی چکاچوند کے باوجود یہ انسانی، معاشرتی زندگی کی سطح پر غربت (اجنبیت) کا شکار ہیں!

چین کے مسائل کی جو صورت انسانی سطح پر معاشرتی طور پر اب درپیش ہے وہ 'دلہن کی تلاش' ہے۔ تفصیل ذرا تفصیل طلب ہے۔ بھارت کی آبادی چین کے مدمقابل کھڑی ہے، بلکہ تقریباً 30 لاکھ زیادہ ہوچکی ہے۔ 1.4286 ارب ہے۔ گویا سوچیں، تو یہ دونوں ہمسائے تقریباً 3 ارب آبادی لیے زمین کو ایک طرف کو جھکائے دے رہے ہیں (تصوراتی اعتبار سے!) تاہم چین کو اپنی ایک بچہ پالیسی (1980ء تا 2015ء) لے ڈوبی۔ اس پر سختی سے کاربند ہونے سے سبھی کچھ درہم برہم ہوگیا۔ یہ بھی ہوا کہ تمام تر ترقی پسندی کے باوجود قوم کی ترجیح لڑکا تھی، بہ نسبت لڑکی کے۔ سو لڑکیاں زندہ دفن ہوتی رہیں دورانِ حمل اسقاط کردینے کے ہاتھوں، قبل ازیں پیدائش۔ نتیجہ یہ نکلا کہ 3 کروڑ مرد عورتوں کی نسبت تعداد میں زیادہ ہیں۔ (کینیڈا کی آبادی کے برابر!) قوانین فطرت سے، اللہ سے جنگ کے ہاتھوں۔

صنفی تفاوت کے ہاتھوں اب چوہے لنڈورے ہو جانے والی صورت حال بن گئی۔ دلہن کہاں سے آئے؟ وہی دلہن جس کی قدر وقیمت (چینی رسم میں جو Caili کہلاتی ہے) 1970ء میں سائیکل یا کپڑوں کا ایک جوڑا ہوا کرتی تھی، اب گاڑی، سونے کے زیورات، جائیدادوں تک جا پہنچی۔ کم وبیش 10 سال کی فارم پر کمائی کے برابر ہوگئی تھی 2001ء تک۔ اور اب تو حکومت اس پر پابندی عائد کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہے، کیونکہ شادی ایک گھمبیر مسئلہ بن گئی ہے۔ دلہن حاصل کرنے کے لیے چینی اب اچھے مکانوں میں سرمایہ کاری کرنے لگے ہیں۔ والدین اپنے بیٹے کا گھر آباد کرنے کے لیے یہ فارمولا اپنانے لگے ہیں۔ محاورتاً یہ کہا جانے لگا ہے کہ (نادرالوجود Phoenix دیومالائی)' پرندہ پکڑنے کو گھونسلا بنانا'!

اس رپورٹ کا لکھاری کہتا ہے کہ میں 2009ء میں چین کے ایک 'کنواروں کے گاؤں' میں گیا، جہاں شادی کے لائق کوئی عورت نہ تھی۔ دلہن حاصل کرنا گویا ایک حسین خواب بن گیا۔ (مغرب 'دلہن دشمن' ہوکر بحرِ مردار کے متعفن پانیوں میں غوطے کھا رہا ہے۔) گھر حاصل کرنے کو مرد Mortgage گروی کی قسطیں ادا کرتے دوہرے ہوگئے۔ پھر یہ بھی تو ہوا کہ دلہناپے کی قیمت Caili وصول کرکے دلہنیں دوڑ گئیں! مرد تنہائی، ٹوٹ پھوٹ اور ذلت کا شکار۔ اب ایک باپ کہنے لگا: کاش میری بیٹیاں ہوتیں! وہی باپ جو بیٹیوں کے شوق میں بچی دنیا میں آنے سے روکتے رہے۔

یہ تمام شاخسانے فطرت میں دخل اندازی، انسانی عقلِ عیار کے دھوکے میں آکر الٰہی رہنمائی سے منہ موڑ کر خود خدا بن بیٹھنے کے ہیں۔ آج دنیا چکرائی پڑی ہے۔ اب چین اپنی آبادی کی بحالی کو مزید گمراہیوں، فساد کے دروازے کھول رہا ہے۔ گرتی شرح آبادی، بوڑھوں کی حد سے بڑھی ہوئی تعداد۔ شادی اور بچے پیدا کرنا ایک خواب۔ آبادی کیونکر بڑھے؟

یورپ اور جاپان کو بھی گرتی شرح آبادی کا ایسا ہی سامنا ہے۔ مرد وزن بچے پیدا کرنے، گھر بسانے سے خائف، عیش پرستی کی دلدل میں دھنسے ہیں۔ اب نئی پالیسی یہ بنی کہ شادی چھوڑو، شیور فارمولے پر بچے پیدا کرو۔ حلال وحرام سے بے نیاز، بے خدا تہذیب میں بھی غیر شادی شدہ ماں کو چینی معاشرے میں بھی بری نگاہ ہی سے دیکھا جاتا تھا۔ مگر اب اچھی بری نگاہ، بصیرت، بصارت تو تعلیمی نظام، ملازمتوں، حکومتوں نے گروی کر رکھی ہے۔ سو اب غیر شادی شدہ لڑکیاں قوم کے لیے اولاد پیدا کرنے کو لیبارٹری سے نامعلوم باپ کے ذریعے جنین حاصل کرکے رحم میں رکھوائیں گی۔ (یعنی IVF) اس طرح وہاں بچے پیدا کرنا صنعت کا درجہ اختیار کرگیا ہے۔ اصطلاحات میں IVF مارکیٹ، اس کا اتار چڑھاؤ، IVF انڈسٹری کا ذکر ہوتا ہے۔ انڈے چوزوں کی مارکیٹ کا سماں بن رہا ہے! منظرنامے میں نہ ماں کا وجود ہے نہ باپ کا۔ دو اجنبی مادے ٹسٹ ٹیوب میں بلا نکاح یکجا ہوکر ایک مصنوعی غیر حقیقی، رشتوں سے ماوراء 'انسان' کی بنیاد رکھیں گے۔ جس رحم میں پرورش پائے گا وہ ماں ہوگی مگر یہ بھی تو لازم نہیں کہ بیضہ اسی عورت کا ہو! فتنۂ دجال پوری انسانی زندگی کو ہمہ جہت اپنی لپیٹ میں یوں لے گا، کس نے سوچا ہوگا۔ تمام انسانی رشتوں کا درہم برہم ہوجانا۔ ہمارے تصورِ حیات کی پاکیزگی، تقدس، حدود وقیود، اللہ کے کھونٹے سے بندھے اصول وضوابط کے پابند ہونے کا نظریہ ایک الگ جزیرے کی کہانیاں ہیں۔

آج دنیا ایک بہت بڑے بحرِ مردار کا سماں پیش کر رہی ہے جس میں ذی حس، ذی حیات کہاں باقی رہ گئے۔ مصنوعی ذہانت، روبوٹ، مصنوعی غیر حقیقی رشتے یا سسکتی تنہائی! یہی معرکۂ ایمان ومادیت ہے جس کے کشتگان 2001ء کے بعد جم کر دوبدو کھڑے ہونے کی پاداش میں

میزائلوں ڈرون حملوں کی بھینٹ چڑھے یا گوانتامو، ابوغریب، بگرام میں آزمائے گئے ملکوں ملکوں یا ڈالروں کے عوض خریدے بیچے گئے منڈیوں میں۔ یہ منڈیاں، میڈیا، جمہوری ایوانوں، نظام ہائے تعلیم سے دجالی لشکروں کی تیاری کے لیے سجائی اٹھائی گئیں۔ ایک سیکولر مزاج کالم نگار نے شیور مرغے مرغیوں پر پھبتی کسی تھی: 'بے حیا مرغیوں کے حرام انڈوں کی اولاد' تو حیرت ہوئی تھی کہ اسلامیت بہرطور ایک حساسیت اندر رکھ دیتی ہے۔ نجانے وہ اب نوزائیدہ چینی بچوں کو کیا القاب دیں گے! تاہم یہ کہانی ہمارے سیکولر مزاج دانشوروں کے لیے لمحۂ فکریہ ضرور ہے جو ہمہ وقت پاکستان کی آبادی کو کوستے، عورت کو ترقی کے عنوان سے گھر سے بے گھر کر کے گلی گلی، دفتر، بازار دنیا کمانے میں کھپا ڈالنے کے درپے رہتے ہیں۔

اسلام کا حیات بخش نظام معاشرے کے ہر جزو، مرد، عورت، بچہ، حکمران، عوام، عدالت، سیاست کو برمحل رکھنے کا نام ہے۔ اسی کو 'حکمت'، دانائی بھی کہا جاتا ہے۔ اسلام سرتاپا سراپا حکمت ہے۔ الحکیم رب کا نظام، قرآن حکیم کے ذریعے اپنے حکیم نبی ﷺ پر نازل کردہ جس پر عمل پیرا ہو کر انسانیت نے برسرزمین جنت کا ذائقہ چکھ لیا۔ جس سرزمین پر اسلام نے قدم رکھا، پوری پوری آبادیاں ازخود، بلاجبر واکراہ اسلام کے حیات بخش، پرسکینت دائرے میں داخل ہوگئیں حلقہ بگوشِ اسلام ہوکر! آج بھی دنیا کی فلاح وصلاح اسی سے وابستہ ہے۔ تاہم گھر، خاندان کے بکھرنے سے معاشرتی ابتری دیکھتی دنیا پوری ڈھٹائی سے افغان عورت کے درپے ہے 'حقوق' کے نام پر۔ وہ اسے بھی بے گھر، بے در، بے اولاد کرنے (اور بعد میں ہاتھ ملتے رہ جانے پر مجبور ہوجانے) کے درپے ہے۔ حتیٰ کہ بند کمروں میں سر جوڑے ایسے ہی 20 ممالک (بشمول چین، جاپان، امریکا، یورپی یونین!) دوحہ اجلاس میں افغان عورت پر مرثیہ خوانی کرتے رہے۔ ان کی تعلیم اور ملازمتوں کا غم کھاتے! (اگرچہ اصل مسئلہ تو ان کے پردے اور حیا کا ہے!)

یہ عورت وہ ہے جس نے 20 سالہ جنگ میں اپنے صبر وایثار سے جگر گوشے افغان روایات، دین ایمان کے تحفظ پر قربان کیے اور انسانی تاریخ میں شجاعت واستقامت کی بے مثل طرح ڈالی۔ یہ سر جوڑ بیٹھنے والے شکست خوردگان اب صرف اپنے زخم چاٹ رہے ہیں! مغرب میں 'فیمنزم' کا زہر عورت کو گھن بن کر چاٹ گیا ہے۔ اب وہ صرف زن سے نازن نہیں ہوئی، نری نازنین یا نیم مرد بن چکی ہے۔ ادھر مرد بھی اوصافِ مردانگی کھو چکا ہے۔ یہ انسان اب صرف ایک حیاتیاتی (Biological) وجود ہے، روح، روحانیت سے تہی دامن، سراپا نفسانیت۔

مردہ لادینیٔ افکار سے افرنگ میں عشق
عقل بے ربطیٔ افکار سے مشرق میں غلام

❀❀❀

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی جنوبی کے قانونی مشیر کرنل (ر) محمد امین کی طبیعت ناساز ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مسترہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون — دعائے مغفرت

☆ حلقہ پنجاب پوٹھوہار، منفرد اُسرہ شکریلہ کے نقیب ظفر اقبال کے والد وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0346-7944037

☆ حلقہ ملاکنڈ دیر کے ملتزم رفیق سید امجد علی شاہ کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمَا وَارْحَمْھُمَا وَاَدْخِلْھُمَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمَا حِسَابًا یَّسِیْرًا

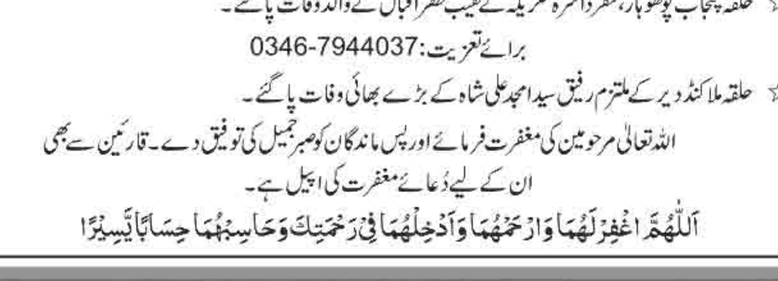

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے ''شعبہ تحقیق اسلامی'' (IRTS)
کے زیرِ انتظام ابلاغِ عامہ وافادۂ عام کی ویب سائٹس

موبائل فون / آئی فون ایپس

◉ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تمام کتابیں موبائل فون پر مطالعہ کرنے کے لیے گوگل پلے سٹور پر لکھیں:

Tanzeem Digital Library

◉ بیان القرآن کی آفیشنل ایپ حاصل کرنے کے لیے گوگل پلے سٹور پر لکھیں:

Bayan ul Quran - Dr Israr Ahmad IRTS

◉ محترم پروفیسر حافظ احمد یارؒ۔ لغات واعرابِ قرآن پر ایپ سے استفادہ کے لیے گوگل پلے سٹور پر لکھیں:

Lughat o Aerab e Quran

دعا مومن کا ہتھیار

مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا فرمایا کرتے: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلْعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) ’’اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر سے، غم سے، کم ہمتی سے، کاہلی اور بزدلی سے، اور کنجوسی سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔‘‘

(رواہ البخاری ومسلم)

اس دعا میں جن آٹھ چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے ان میں سے چار ایسی چیزیں ہیں جو حساس اور صاحب شعور آدمی کے لیے زندگی میں بے سکونی اور سخت اذیت کا باعث ہوتی ہیں اس کے کام کرنے کی قوت اور صلاحیتوں کو معطل کر کے رکھ دیتی ہیں جس کے نتیجے میں وہ دنیا وآخرت کی بہت سی کامیابیوں اور سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے اور وہ چیزیں ہیں فکر وغم، قرض کا بوجھ اور مخالفین کا غلبہ اور باقی چار ایسی کمزوریاں ہیں جن کی وجہ سے آدمی وہ جرأت مندانہ اقدامات اور محنت وقربانی والے اعمال نہیں کر سکتا جس کے بغیر نہ دنیا میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے اور نہ آخرت میں فوز وفلاح اور اللہ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔

صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ بھی دعا فرماتے تھے، مفہوم: ’’اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور کاہلی سے، اور انتہائی بڑھاپے سے، قرض کے بوجھ سے اور ہر گناہ سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور عذاب قبر سے اور دولت وثروت کے فتنے کے شر سے مفلس ومحتاجی کے فتنہ کے شر سے اور فتنہ دجال کے شر سے۔‘‘

سنن ابوداؤد میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک انصاری صحابی ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں بیٹھے دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے تم اس وقت جب کہ کسی نماز کا وقت نہیں ہے مسجد میں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: مجھ پر قرضوں کا بہت بوجھ ہے اور فکروں نے مجھے گھیر رکھا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں تمہیں ایسا دعائیہ کلمہ نہ بتا دوں جس کے ذریعے دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں ساری فکروں سے نجات دے دے اور تمہارے قرضے بھی ادا کر دے۔‘‘ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ضرور بتا دیجیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’تم صبح وشام یہ دعا اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو: ’’اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے، سستی اور کاہلی سے، بزدلی اور کنجوسی سے اور پناہ مانگتا ہوں قرض کے غالب آنے سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔‘‘

ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اس ہدایت پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میری ساری فکریں ختم ہو گئیں اور میرا قرض بھی ادا ہو گیا۔

بسا اوقات انسان خصوصاً حق پر قائم رہنے کی کوشش کرنے والے شخص کو ایسے مواقع پیش آتے ہیں کہ وہ وقت کے ارباب اقتدار کے غصے اور ناراضی کا نشانہ بن جاتا ہے اور ان کی طرف سے ظلم وزیادتی کا خطرہ اس کے لیے پریشانی کا باعث بن جاتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو حاکم وقت کے ظلم وزیادتی کا خوف ہو تو اسے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے طبرانی میں روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَشَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاَتْبَاعِهِمْ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ اَنْ يَطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)) ’’اے اللہ! ہفت افلاک اور عرش عظیم کے مالک! فلاں ابن فلاں (حاکم) کے شر سے اور سارے شریر انسانوں اور جنوں اور ان کے چیلوں کے شر سے میری حفاظت فرما، اور مجھے اپنی پناہ میں لے، کہ ان میں سے کوئی مجھ پر ظلم وزیادتی نہ کر سکے۔ جو تیری پناہ میں ہے وہ باعزت ہے، تیری ثناء وصفت باعظمت ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، صرف تو ہی معبود برحق ہے۔‘‘

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متفق علیہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مفہوم: ’’اللہ کی پناہ مانگو بلاؤں کی سختی سے، بدبختی کے لاحق ہونے سے، بُری تقدیر سے اور دشمنوں کی ہنسی سے۔‘‘ اس حدیث میں چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی ہے درحقیقت دنیا اور آخرت کی کوئی برائی اور کوئی تکلیف، کوئی مصیبت، اور کوئی پریشانی ایسی نہیں جو ان چار عنوانوں کے علاوہ ہو۔

بلاء، ہر اس حالت کا نام ہے جو انسان کے لیے باعث تکلیف اور موجب پریشانی ہو جس میں آزمائش ہو۔ یہ دنیوی بھی ہو سکتی ہے اور دینی بھی، روحانی بھی ہو سکتی ہے اور جسمانی بھی، انفرادی بھی ہو سکتی ہے اور اجتماعی بھی لہٰذا بلا کا لفظ تمام مصائب تکالیف اور آفات کو شامل ہے۔

اس کے بعد دوسری چیز جس سے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی گئی ہے وہ بدبختی کا لاحق ہونا۔ تیسری چیز بُری تقدیر سے، اور آخری چیز جس سے پناہ مانگنے کا حکم فرمایا وہ کسی مصیبت اور ناکامی پر دشمنوں کا ہنسنا ہے۔ آج ہم ان تمام مصیبتوں میں گھرے ہوئے ہیں جن سے آپ ﷺ نے پناہ مانگنے کا حکم فرمایا۔ کہیں دولت کا فتنہ سیلاب کی طرح آ رہا ہے ہر فرد قرض کے بوجھ تلے دبا نظر آتا ہے۔ گھر کا غم، اولاد کا غم، دفتری اور کاروباری فکر، ہر شعبے میں کاہلی اور سستی کا وجود، اور پھر ہر شخص اپنے اوپر دوسرے لوگوں کا دباؤ محسوس کرتا ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں کم ہمتی سامنے آ رہی ہے۔ دشمن ہماری اندرونی کش مکش اور ملکی فسادات پر خوش ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے ان تمام چیزوں سے پناہ مانگیں۔ آمین یا رب العالمین!

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام مختلف حلقہ جات میں دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرام 2023ء

حصہ دوم

مرتب: وقار احمد

حلقہ لاہور غربی

1۔ماڈل ٹاؤن: مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن میں دورہ ترجمہ قرآن محترم ڈاکٹر عارف رشید نے کروایا۔جس میں اوسطاً 100 خواتین اور 500 مرد حضرات شریک رہے۔

2۔سمن آباد: مسجد بنت کعبہ میں دورہ ترجمہ قرآن مجاہد امین نے کروایا۔جس میں تقریباً 35 خواتین اور 90 مرد حضرات شریک رہے۔

3۔واپڈا ٹاؤن: واپڈا ٹاؤن میں دو مقامات پر خلاصہ مضامین قرآن اور ایک مقام پر دورہ ترجمہ قرآن ہوا۔ٹوپاز ایونٹ ہال میں دورہ ترجمہ قرآن حافظ عاطف وحید نے کروایا۔جس میں اوسطاً 230 خواتین اور 550 مرد حضرات کی شرکت رہی۔مسجد ابراہیم میں خلاصہ مضامین قرآن حق نواز نے پیش کیا۔جامع مسجد F-2 میں خلاصہ مضامین قرآن قاری اللہ دتہ نے پیش کیا۔

4۔ٹاؤن شپ: پرائم شادی ہال میں دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت انجینئر حافظ عبداللہ محمود نے حاصل کی۔اس پروگرام میں 70 خواتین اور 140 مرد حضرات شریک رہے۔

5۔اقبال ٹاؤن: مریم شادی ہال اقبال ٹاؤن میں دورہ ترجمہ قرآن مبشر عارف نے کروایا۔جس میں تقریباً 80 خواتین اور 85 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

6۔جوہر ٹاؤن: جوہر ٹاؤن میں تمام مقامات پر خلاصہ مضامین قرآن کا اہتمام ہوا۔مسجد السراج میں خلاصہ مضامین قرآن قاری اللہ دتہ نے پیش کیا۔جس میں 15 خواتین اور 50 مرد حضرات کی شرکت رہی۔محمدی مسجد میں درس کی سعادت پروفیسر محمد یونس جنجوعہ نے حاصل کی جس میں تقریباً 250 افراد شریک رہے۔مکی مسجد میں مدرس احمر شہباز تھے جس میں 10 خواتین اور 80 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

7۔چوہنگ: مرکز دارالاسلام چوہنگ میں دورہ ترجمہ قرآن خورشید انجم اور عبدالرؤف نے کروایا۔اس پروگرام میں اوسطاً 15 خواتین اور 30 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

8۔شیخوپورہ جنوبی: نور محمد مسجد علی گارڈن شیخوپورہ میں خلاصہ مضامین قرآن ثمر اقبال نے پیش کیا۔اس پروگرام میں تقریباً 35 خواتین اور 20 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

9۔شیخوپورہ شمالی: مسجد خدیجۃ الکبریٰ میں خلاصہ مضامین قرآن قاری عبیدالرحمٰن نے پیش کیا۔جس میں اوسطاً 10 خواتین اور 20 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

10۔انجینئر ٹاؤن: مسجد عائشہ انجینئر ٹاؤن میں دورہ ترجمہ قرآن محمد عظیم نے کروایا۔اس پروگرام میں 20 خواتین اور 40 مرد حضرات شریک رہے۔

11۔بحریہ ٹاؤن: کینال گرینڈ مارکی بحریہ ٹاؤن میں دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت عبدالمہیمن ہادی نے حاصل کی۔اس پروگرام میں 65 خواتین اور 120 مرد حضرات شریک رہے۔

حلقہ لاہور شرقی

حلقہ لاہور شرقی سات مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے۔چار مقامات پر مکمل دورہ، دو مقامات پر جزوی جبکہ ایک مقام پر خلاصہ مضامین قرآن کا پروگرام منعقد ہوا۔مدرسین میں نائب امیر تنظیم اسلامی اعجاز لطیف، معاون مرکزی شعبہ تربیت شیر افگن، ناظم تربیت حلقہ لاہور شرقی ڈاکٹر حسیب اسلم، ناظم نشر و اشاعت حلقہ لاہور شرقی نعیم اختر عدنان، ناظم تربیت مقامی تنظیم لاہور کینٹ اقبال کمال اور ملتزم رفیق اقبال حسین شامل تھے۔ایک مقام پر بیان القرآن کی بذریعہ ویڈیو سماعت کا اہتمام کیا گیا۔

حلقہ فیصل آباد ڈویژن

1۔فیصل آباد: قرآن اکیڈمی فیصل آباد میں ڈاکٹر عبدالسمیع نے دورہ ترجمہ قرآن کروایا، جس میں رفقاء و احباب کی اوسطاً حاضری 250 تا 300 تک تھی اور آخری عشرہ میں اوسطاً حاضری 400 تک رہی۔

2۔سیون سیز بینکوئیٹ: مقامی تنظیم پیپلز کالونی کے زیر اہتمام فیضان حسن جاوید نے سیون سیز بینکوئیٹ میں دورہ ترجمہ قرآن کروایا۔اس پروگرام میں اوسطاً حاضری 275 مرد اور 150 خواتین رہی۔

3۔فیصل آباد شمالی: مقامی تنظیم فیصل آباد شمالی کے زیر اہتمام دو مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام ہوئے۔رحمان مسجد میں دورہ ترجمہ قرآن یاسر سعید نے کروایا اور اوسطاً حاضری 30 رفقاء و احباب رہی۔واپڈا سٹی میں دورۂ ترجمہ قرآن اسجد غوری نے کروایا۔رفقاء و احباب کی اوسطاً حاضری 40 رہی۔

4۔فیصل آباد غربی: مقامی تنظیم فیصل آباد غربی کے زیر انتظام الہدیٰ مسجد میں عدنان نوشیر نے دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت حاصل کی، پروگرام میں اوسطاً حاضری 35 رفقاء و احباب اور 6 خواتین رہی۔

5۔مدینہ ٹاؤن: اتفاق مسجد مدینہ ٹاؤن میں خلاصہ مضامین قرآن کفیل احمد ہاشمی نے پیش کیا جس میں تقریباً 10 خواتین اور 60 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

6۔جڑانوالہ روڈ: مقامی تنظیم جڑانوالہ روڈ کے زیر انتظام بانی محترم ؒ کا ویڈیو بیان القرآن چلایا گیا۔جس میں اوسطاً حاضری 3 تا 5 رفقاء و احباب رہی۔

7۔جھنگ: مقامی تنظیم جھنگ کے زیر اہتمام 2 پروگرام منعقد ہوئے۔رائل مارکی میں عبداللہ ابراہیم نے دورہ ترجمہ قرآن کروایا جس میں رفقاء و احباب کی اوسطاً حاضری 25 تک رہی۔مسجد عبید اللہ میں عبداللہ اسماعیل نے دورہ ترجمہ قرآن کیا جس میں اوسطاً حاضری 45 رفقاء و احباب رہی۔

حلقہ اسلام آباد

1۔چک شہزاد: تنظیم چک شہزاد کے زیر اہتمام دو مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد ہوا۔آدم لاج چٹھہ بختاور میں دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام ہوا۔اس پروگرام میں 17 رفقاء کی شرکت رہی۔احباب و رفقاء کی تعداد 45 تا 70 کے قریب رہی۔محترم شمس خان نے بطور مدرس اپنی ذمہ داری ادا کی۔دوسرا پروگرام جامع القرآن پیہونٹ میں منعقد ہوا۔اس پروگرام میں مدرس کے فرائض مولانا ناخان بہادر نے ادا کئے۔اس پروگرام میں 4 رفقاء نے شرکت کی۔

2۔بارہ کہو: بارہ کہو میں دورہ ترجمہ قران مری روڈ پر ایک شادی ہال میں منعقد کیا گیا۔

3۔بیروٹ، مری: بیروٹ میں نماز فجر کے بعد درس قران و حدیث کا اہتمام کیا گیا۔

4۔اسلام آباد غربی: مقامی تنظیم کے تحت دورہ ترجمہ قرآن ریحان مارکیٹ میں ہوا۔وقار اشرف نے مدرس کے فرائض انجام دیئے۔مرد اور خواتین کی مجموعی تعداد تقریباً 45 رہی۔

5۔اسلام آباد شرقی: مسجد دیوان عمر ایف ٹین مرکز میں اسلام آباد شمالی کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قران ہوا۔جس میں اوسطاً تقریباً 45 لوگ شریک رہے۔مدرس کے فرائض اعجاز حسین نے انجام دئے۔

6۔اسلام آباد جنوبی: مسجد الفرقان آئی ایٹ مرکز میں دورہ ترجمہ قرآن خالد محمود نے کروایا۔اس پروگرام میں تقریباً 50 افراد کی شرکت رہی۔

7۔ہری پور: مقامی تنظیم ہری پور کے تحت خلاصہ مضامین قرآن کروایا گیا۔مدرس کی ذمہ داری ڈاکٹر محمد شاہین نے ادا کی۔روزانہ اوسطاً تقریباً 8 سے 10 افراد کی شرکت رہی۔

8۔کورنگی ٹاؤن: کورنگی ٹاؤن کی مقامی تنظیم کے زیر اہتمام دو مختلف جگہوں پر دورہ ترجمہ قرآن کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ایڈن مارکی میں حافظ علی آصف نے مدرس کے فرائض انجام دئے جبکہ مسجد حسنین میں سہیل شہزاد نے یہ فریضہ سرانجام دیا۔ ایڈن مارکی میں تقریباً300 مرد وخواتین کی حاضری رہی جبکہ مسجد حسنین میں اوسطاً25 شریک رہے۔

9۔غوری ٹاؤن: قرآن اکیڈمی میں مقامی تنظیم غوری ٹاؤن کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن شاہد محبوب نے کروایا۔ مروخواتین شرکاء کی اوسط تعداد90 رہی۔

10۔ایبٹ آباد: مقامی تنظیم ایبٹ آباد کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قران کا انعقاد جامع مسجد ایریگیشن ایبٹ آباد میں ہوا۔ امیر محترم شجاع الدین شیخ کی ویڈیو سے استفادہ کیا گیا۔ درس میں اوسطاً تقریباً20 افراد کی شرکت رہی۔

حلقہ پنجاب شمالی

1۔ راولپنڈی کینٹ: راولپنڈی کینٹ میں دورہ ترجمہ قرآن مال روڈ اور دیوان خاص میں ہوا۔ مدرس وقار علی اور دلاور علی تھے۔ اس پروگرام میں تقریباً25 خواتین اور60 مرد حضرات شریک رہے۔

2۔ راولپنڈی غربی: رائل مینشن شادی ہال میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد ہوا۔ مدرس کی سعادت حمزہ شاہد نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں اوسطاً20 خواتین اور40 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

3۔کمیٹی چوک: المعراج شادی ہال کمیٹی چوک چکلالہ میں دورہ ترجمہ قرآن نعمان طارق نے کروایا۔ اس پروگرام میں تقریباً20 خواتین اور45 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

4۔ چکلالہ: میجسٹی مارکی بحریہ چکلالہ میں دورہ ترجمہ قرآن عادل یامین نے کروایا۔ اس پروگرام میں اوسطاً500 خواتین اور700 مرد حضرات شریک رہے۔

5۔ہائی کورٹ روڈ: ریلیشن مارکی گلریز ہائی کورٹ روڈ چکلالہ میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد کیا گیا۔ مدرس سعد محمود تھے۔ جس میں تقریباً 100 خواتین اور 150 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

6۔واہ کینٹ: رائل سن ہوٹل واہ کینٹ میں دورہ ترجمہ قرآن محمد صادق خان نے کروایا۔ اس پروگرام میں تقریباً15 خواتین اور30 مرد حضرات شریک رہے۔

7۔گلزار قائد: مسجد حرمین شریفین گلزار قائد میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد ہوا۔ مدرس محمد احمد تھے۔ جس میں اوسطاً25 خواتین اور30 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

8۔لالہ زار: اڈیالہ روڈ شادی ہال لالہ زار میں دورہ ترجمہ قرآن رضوان حیدر نے کروایا۔ اس پروگرام میں تقریباً50 خواتین اور100 مرد حضرات شریک رہے۔

حلقہ پنجاب جنوبی

1۔ملتان شمالی: قرآن اکیڈمی آفیسرز کالونی ملتان میں دورہ ترجمہ قرآن شہریار خان نے کروایا۔ جس میں 200 مرد وخواتین کی شرکت رہی۔

2۔کوٹ ادو: قرآن اکیڈمی کوٹ ادو میں دوران ترجمہ قرآن کی سعادت جام عابد حسین نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں40 مرد وخواتین شریک رہے۔

3۔ممتاز آباد: راجستھان میرج کلب ملتان میں دورہ ترجمہ قرآن جناب قمر رئیس نے کروایا جس میں تقریباً250 مرد وخواتین شریک رہے اور امپالہ ہومز مسجد ملتان میں خلاصہ مضامین قرآن محمد آصف نے پیش کیا۔ اس پروگرام میں45 مرد وخواتین شریک رہے۔

4۔ملتان کینٹ: قرطبہ مسجد ملتان کینٹ میں دورہ ترجمہ قرآن محمد سلیم اختر نے کروایا اس پروگرام میں اوسطاً160 مرد وخواتین شریک رہے۔

5۔ نیوملتان: نیوملتان میں دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرامز 3 مقامات پر ہوئے۔ النور فنکشن ہال نیوملتان میں دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت محمد اسد انصاری نے حاصل کی جس میں 50 مرد وخواتین کی شرکت رہی۔ زینت میرج ہال نیوملتان میں دورہ ترجمہ قرآن محمد افضل حق نے کروایا جس میں 40 مرد وخواتین شریک رہے اور مسجد حاجرہ یٰسین نیوملتان میں دورہ ترجمہ قرآن حمد عرفان بٹ نے پیش کیا جس میں تقریباً51 مرد وخواتین شریک رہے۔

6۔ملتان غربی: آئیڈیل مارکی ملتان میں دورہ ترجمہ قرآن محمد عثمان صابر نے پیش کیا۔ اس پروگرام میں اوسطاً65 مرد وخواتین کی شرکت رہی۔

7۔بہاولپور: دی نیکسس سکول بہاولپور میں دورہ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری قاری محمد ندیم ملک نے سرانجام دی۔ اس پروگرام میں تقریباً55 مرد وخواتین شریک رہے۔

8۔ڈی جی خان: ڈی جی ہومیوپیتھک کالج میں منفرد دائرہ کے تحت خلاصہ مضامین قرآن علی عمران نے پیش کیا جس میں 33 مرد وخواتین شریک رہے۔

حلقہ کراچی شمالی

1۔گلشن معمار: تابش لان گلشن معمار میں خلاصہ مضامین قرآن محمد سہیل صدیقی نے پیش کیا۔ اس پروگرام میں اوسطاً130 خواتین اور125 مرد حضرات شریک رہے۔

2۔بحریہ ٹاؤن: اقراء یونیورسٹی بحریہ ٹاؤن میں عمران چھاپڑا نے دورہ ترجمہ قرآن کروایا۔ جس میں تقریباً110 خواتین اور 150 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

3۔بلدیہ ٹاؤن: علی کیسل میرج ہال بلدیہ ٹاؤن میں مقامی تنظیم کے تحت آغا آصف حسین نے خلاصہ مضامین قرآن کروایا۔ تقریباً350 خواتین اور200 مرد حضرات شریک رہے۔

4۔شادمان: گھانچی ایسوسی ایشن کمیونٹی ہال نارتھ بفرزون میں دورہ ترجمہ قرآن سید فاروق احمد نے کروایا۔ اس پروگرام میں400 خواتین اور850 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

5۔فیڈرل بی ایریا: ایس ایس بینکوئیٹ بلاک 4، فیڈرل بی ایریا میں انجینئر نعمان اختر نے دورہ ترجمہ قرآن کروایا۔ جس میں اوسطاً180 خواتین اور190 مرد حضرات شریک رہے۔

6۔ایف بی ایریا: جامع القرآن بلاک 9، ایف بی ایریا میں خرم احمد نے دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ 170 خواتین اور 140 مردوں کی شرکت رہی۔

7۔اورنگی ٹاؤن: امامہ لان سنٹر 16 اورنگی ٹاؤن میں خلاصہ مضامین قرآن منصور روفی نے پیش کیا۔ تقریباً100 خواتین اور60 مرد حضرات شریک رہے۔

8۔سرجانی ٹاؤن: عرش بریں لان سرجانی ٹاؤن میں دورہ ترجمہ قرآن عاطف محمود نے کروایا۔ جس میں اوسطاً250 خواتین اور100 مرد حضرات شریک رہے۔

9۔ناظم آباد: چاندنی لان ناظم آباد میں دورہ ترجمہ قرآن محمد ارشد نے پیش کیا۔ اس پروگرام میں تقریباً175 خواتین اور275 مرد حضرات شریک رہے۔

حلقہ کراچی وسطی

حلقہ کراچی وسطی کے زیر اہتمام 9 مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن اور ایک مقام پر خلاصہ مضامین قرآن منعقد ہوا۔ مجموعی طور پر دورہ ترجمہ قرآن کی نشستوں میں تقریباً 4500 حضرات وخواتین اور 600 رفقاء نے شرکت کی۔

حلقہ حیدرآباد

1۔حیدرآباد: مسجد جامع القرآن حیدرآباد میں حلقہ کے تحت دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت شفیع محمد لاکھو نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں 180 خواتین اور 250 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

2۔لطیف آباد: مدینہ بینکوئیٹ لطیف آباد شرقی و غربی میں دورہ ترجمہ قرآن سعد عبداللہ نے کروایا۔ جس میں430 خواتین اور350 مرد حضرات شریک رہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ روزہ اور قرآن دونوں کو ہم سب کے حق میں ایسا سفارش کرنے والا بنائے جن کی سفارش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو۔ آمین!

❀❀❀

The Caliphate and the Trend Towards the Civilization State

Daniel Haqiqatjou

Since the 1990s, many have noticed that there is a global trend away from conventional models of the "nation state" towards an emerging model of the "civilization state."The nation state model is based on the idea of a linguistically distinct people located in a limited territory (e.g., Germany, France, Britain, Italy). Such a people may have come together fairly recently (e.g., past 50-200 years).

A civilization is broader. It is based on deeper cultural, racial, and/or religious bonds that extend back many centuries or millennia. It often encompasses many linguistically distinct peoples, and often extends over a large territory. For instance, Europe (or the West) is a civilization which encompasses the peoples of Germany, France, Britain, as well as the US, Canada, etc.

A civilizational state is a state (or integrated political-economic-military organization) which seeks to preserve a civilization and advance its interests. The European Union can be seen as a quasi-civilization state; and the same is true of NATO (to a lesser extent). These are organizations for preserving and advancing the interests of Western civilization.

China, Israel, and India are gradually redefining themselves as civilization states – i.e., as representative of ancient Chinese-Confucian, Jewish, and Hindu civilizations. Russia is doing likewise, while seeking to integrate Ukraine and Belarus (i.e., an Orthodox Slavic civilization).

The major exception to this trend is Islam. Muslim peoples (e.g., Arab, Turkish, Berber, Indian-subcontinent, West African, Malay) have a strong civilizational consciousness. But they are prevented from establishing a civilization state or a quasi-civilization state (e.g., EU/NATO type alliance).

The underlying motivation from the West to keep Muslims weak and divided was indicated by Samuel Huntington:

> "The fundamental problem for the West is not Islamic fundamentalism. It is Islam, a different civilization whose people are convinced of the superiority of their culture and are obsessed with the inferiority of their power. The problem for Islam is not the CIA or the US department of Defence. It is the West, a different civilisation whose people are convinced of the universality of their culture and believe that their superior, if declining, power imposes on them the obligation to extend that culture throughout the world. These are the basic ingredients that fuel conflict between Islam and the West."
>
> ***Samuel Huntington, The Clash of Civilizations and the Remaking of World Order (1996) p. 217.***

For geopolitical reasons, the West seeks to weaken Muslims and split them apart by driving them further in the direction of the nation state model (e.g., be a proud Kuwaiti, Malian, or Bangladeshi). It foments constant conflict between Muslim peoples/countries (e.g., Sunni-Shiite conflict in the Middle East). Western intelligence agencies also use terrorist organizations (e.g., ISIS) to stigmatize the notion of an Islamic state and, more broadly, an Islamic civilizational state (i.e., a "Caliphate").

The West has decreed that the notion of an Islamic civilization state (i.e., "Caliphate") is geopolitically unacceptable. Whereas Westerners, Chinese, Jews, Hindus, and Russians openly organize to build and strengthen civilization states, Muslims who work towards that end, even ideologically, are stigmatized as terrorists/extremists.

Western intelligence agencies amplify this message through networks of Muslims religious scholars they control. Thus, they use liberal Muslim imams (i.e., RAND's "moderate Muslim networks"). They also use "Muslim Pacifists". These Muslim scholars propagate the message that anyone who calls for an Islamic state (especially a civilization state or Khilafah) is a terrorist/extremist who must be surveilled, imprisoned, tortured, or killed.

<u>Courtesy</u>: ***The Muslim Skeptic; https://muslimskeptic.com/***

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام

کُلیّۃ القُرآن (قرآن کالج) لاہور

بانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ

"تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن سیکھیں
اور دوسروں کو قرآن سکھائیں۔" (حدیث نبوی ﷺ)

درس نظامی (درجہ اولیٰ تا دورہ حدیث) مع انٹرمیڈیٹ، بی اے، ایم اے

داخلے شروع

اہلیت: میٹرک پاس طلبہ

2023ء میں میٹرک کا امتحان دینے والے طلبہ رزلٹ آنے سے پہلے داخلہ لے سکتے ہیں۔

ٹیسٹ / انٹرویو

22 مئی 2023ء بروز پیر صبح 9 بجے

آغاز کلاس

24 مئی 2023ء بروز بدھ

خصوصیات

- انتہائی کم فیس
- ذہین طلبہ کے لیے وظائف
- دینی ماحول میں اعلیٰ تعلیمی معیار
- ہاسٹل کی محدود سہولت موجود
- حفاظ کے لیے فری ایجوکیشن پیکج
- تجربہ کار اور محنتی اساتذہ

191۔ اتاترک بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

برائے معلومات

دفتری اوقات کے دوران 042-35833637
دفتری اوقات کے بعد 0301-4882395

المعلن

حافظ عاطف وحید، مہتمم
ریاض اسماعیل، پرنسپل

Vol: 32 | Regd. No. C.P.L NO.114 | No.19

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore